مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

مئی/2025ء

اس شمارہ میں خاص

- خلافت احمدیہ سے میری وابستگی (ذاتی مشاہدات)
- خلافت اللہ کا انعام اور اس کی برکت
- خلیفۂ وقت کے خطبات کی اہمیت

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

(الوصیت)

قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے Free Eye Camp کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ کوزیکوڈ اور وائناڈ کیرالہ کی طرف سے منعقدہ پروگرام صحبت صالحین کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کرناٹک کی طرف سے تربیتی اجلاس کے انعقاد کی ایک تصویر

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام اطفال کے دینی امتحان کی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد مہاراشٹر کے خدام مسافروں کو ٹھنڈا پانی فراہم کرتے ہوئے

مجلس اطفال الاحمدیہ ناصر آباد کشمیر کی طرف سے وقار عمل کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ OSAP BBSR اُڈیشہ کی طرف سے تربیتی کیمپ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کرناٹک کی طرف سے تربیتی اجلاس کے انعقاد کی تصاویر

ماہنامہ　　　　　از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	3
کلام الامام المہدی علیہ السلام / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 14/ فروری 2025ء	5
خلافت احمدیہ سے میری وابستگی (ذاتی مشاہدات)	8
خلافت: اللہ کا انعام اور اس کی برکت	12
خلیفۂ وقت کے خطبات کی اہمیت	16
گوشۂ ادب	19
بنیادی مسائل کے جوابات	20
فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ	22
Diary Dose	23
بزم اطفال	26
Health & Fitness	27
ملکی رپورٹس	29
سائنس کی دنیا	30
Day of Khilafat: 27th MayThe Dawn of God's Divine Peace	32
Khilafat: A Remedy for Global Conflicts	34
An Exemplary Life: The Daily routine and character of Hadhrat Khalifatul Masih Vaba	36
Summary of the Friday Sermon	40

مئی 2025ء

ذوالقعدہ، ذوالحجہ 1446 ہجری قمری

ہجرت 1404 ہجری شمسی

نگران

شمیم احمد غوری

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نائیک

نائب ایڈیٹر

مصور احمد مسرور، فواد احمد ناصر

احسان علی او کے

مینیجر

مدثر احمد گنائی

مجلس ادارت

مرشد احمد ڈار، سید گلستان عارف

بلال احمد آہنگر

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 220 روپیہ، بیرون ملک :: 1 50 $

قیمت فی پرچہ: 20 روپیہ

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

آج کا دَور فتنوں کا دَور ہے۔ سیاسی انتشار، اخلاقی زوال، مذہبی منافرت اور روحانی بے راہ روی نے دنیا کو ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے جہاں انسانیت رہنمائی کی پیاسی ہے۔ مغرب و مشرق میں جہالت اور انتہاپسندی نے دین اسلام کے پر امن چہرے کو داغدار کر رکھا ہے۔ ان حالات میں اگر کوئی نظام انسانیت کو بچا سکتا ہے، تو وہ الٰہی ''نظام خلافت'' ہے۔

خلافت کوئی سیاسی یا دنیاوی حکومت کا ماڈل نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے جو نبی کی وفات کے بعد دین کو محفوظ رکھنے کے لیے وجود میں آتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:

''واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود ہی ہے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہو گی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہو گی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آنحضرت ﷺ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہو گی۔ پس اس رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہو گا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہو گا۔'' پھر اسی تسلسل میں مزید فرمایا:

''آج ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ اگر ہر فرد جماعت اس گہرائی میں جا کر حبل اللہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرہ کی بنیاد ڈال رہا ہو گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اگست ۲۰۰۵ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۱۶ ستمبر ۲۰۰۵ صفحہ ۷-۶)

موجودہ دور کے تقاضے ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم خلافت سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کریں۔ سوشل میڈیا، الحاد، فکری انحرافات، اور لبرل نظریات نوجوان نسل کو دین سے دور کرنے کی بھرپور کوشش میں ہیں۔ ایسے میں اگر ان کے دلوں میں خلافت کی محبت اور اطاعت کا نور جگا دیا جائے، تو وہ ہر فتنہ کے مقابلے میں مضبوط قلعہ ثابت ہوں گے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمیں نہ صرف خود شعور حاصل کرنا ہے بلکہ جماعت کے ہر فرد، خصوصاً نوجوانوں میں خلافت کی حقیقت اور برکات کا شعور بیدار کرنا ہے۔ خلیفہ وقت کی آواز کو صرف سننا کافی نہیں، اس پر عمل کرنا، اسے اپنی زندگی کا نصب العین بنانا ہی اصل شعور کی علامت ہے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل دردمندانہ ارشاد پیش ہے۔ فرمایا:

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو۔ آج اس انعام کی حفاظت کے لیے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔

(خطاب ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء Excel سینٹر صفحہ ۶۱)

یاد رکھیں، خلافت سے جڑنا صرف ایک روحانی فریضہ نہیں بلکہ ہماری بقا اور ترقی کی ضامن ہے۔ اس شعور کو ہم جتنا گہرا کریں گے، اُتنا ہی ہم اسلام کی سچائی اور امن کے پیغام کو دنیا تک پہنچا سکیں گے۔

پس آئیے! ہم سب اپنے دلوں میں خلافت کی سچی محبت، کامل اطاعت اور حقیقی شعور اور سمجھ پیدا کریں۔ اپنی نسلوں کو اس نور سے آشنا کریں اور دنیا کو دکھا دیں کہ خلافت احمدیہ ہی وہ الٰہی سائبان ہے جو ہمیں ہر فتنہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

سلیق احمد نائک

اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴿۵۶﴾ (سورۃ نور آیت نمبر 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

اس آیت کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”اس آیت میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کر دے گا اور خلافت کے ذریعہ سے ان کو ان کے دین پر قائم فرمائے گا جو خدا نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور اس دین کی جڑیں مضبوط کر دے گا اور خوف کے بعد امن کی حالت ان پر لے آئے گا جس کے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر مسلمان ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے۔ اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔“

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 367 ایڈیشن 2004)

اِنْفَاخُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۸۵ حدیث النعمان بن بشیر عن النبی ﷺ روایت نمبر ۱۸۵۹۶ عالم الکتب بیروت ۱۹۹۸ء)

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی پھر اللہ اسے اٹھانا چاہئے گا تو اٹھا لے گا پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت ہو گی اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا پھر اللہ اسے اٹھانا چاہئے گا تو اٹھا لے گا پھر کاٹ کھانے والی حکومت ہو گی اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا پھر اللہ اسے اٹھانا چاہئے گا تو اٹھا لے گا اس کے بعد ظلم کی حکومت ہو گی اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا پھر اللہ اسے اٹھانا چاہئے گا تو اٹھا لے گا پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت آجائے گی پھر نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔

کَلَامُ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ ؑ

سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آئے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 ایڈیشن 2021)

امام وقت کی آواز

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا“۔

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔

(احباب جماعت کے نام محبت بھرا خصوصی پیغام، لندن ۱۱ر مئی ۲۰۰۳ء)

خطبات و خطابات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴؍فروری ۲۰۲۵ء بمطابق ۱۴؍تبلیغ ۱۴۰۴ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خیبر کی جنگ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اب خیبر کے دوسرے قلعے کی فتح کا ذکر کروں گا۔

یہ دوسرا قلعہ صعب بن معاذ کہلاتا ہے۔ اس قلعے میں خیبر کے باقی تمام قلعوں کی نسبت زیادہ کھانا، جانور اور ساز و سامان تھا، اس میں پانچ سو جنگجو رہتے تھے۔ مسلمانوں نے اس قلعے کا محاصرہ کیے رکھا، مگر کامیابی نہ ہوئی۔ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شدّتِ بھوک کا اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جس سے مَیں آپ لوگوں کو تقویت بخشوں۔ پھر آپؐ نے یہ دعا کی کہ

اے اللہ! ان کے لیے فتح کر دے جو کھانے اور چربی سے بھرا پڑا ہے۔

اس کے بعد کچھ صحابہؓ اور یہود کے درمیان مبارزت ہوئی جس میں ایک صحابی نے یہودی کے سر پر کاری ضرب لگائی اور قومی تفاخر کا نعرہ لگایا۔ اس پر صحابہؓ نے کہا کہ اس کا جہاد باطل ہو گیا یعنی قومی نعرہ لگا کر اس نے جو فخر کیا ہے اپنی بڑائی بیان کی ہے یہ درست نہیں۔ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں! اس کو اجر ملے گا اور اس کی تعریف بھی کی جائے گی۔ یعنی ایسے موقعے پر اگر کوئی ایسی بات کر دی جائے تو کوئی بری بات نہیں۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ تیر اندازی کر رہے تھے اور آپؐ کا ایک بھی نشانہ خطا نہیں گیا، اور آپؐ میری جانب دیکھ کر مسکرائے۔

حضرت حباب بن منذرؓ نے اپنے جوانوں کے ساتھ قلعے کے اندر داخل ہو کر سخت جنگ کی اور بالآخر اُسے فتح کر لیا، اور غلّے پر قبضہ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی کھلاؤ مگر اٹھا کر کچھ نہ لے جانا۔

اس کے بعد

تیسرے قلعے قلعہ زبیر کی فتح کا ذکر ہے۔

جب یہود قلعہ صعب اور ناعم سے نکل کر زبیر کے قلعے کی طرف بھاگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا۔ یہ قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔ آپؐ نے تین دن اس قلعے کا محاصرہ کیے رکھا اور کامیابی نہ ہوئی۔ ایک یہودی نے حاضر ہو کر امان دیے جانے کی شرط پر عرض کی کہ اگر آپ اس طرح ایک مہینہ بھی ان کا محاصرہ کیے رکھیں تو انہیں فرق نہیں پڑتا۔ ان کی زمین کے نیچے سُرنگیں ہیں، یہ رات کو نکلتے ہیں پانی لاتے ہیں اور اپنے اپنے قلعوں کی طرف نکل جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کے پانی کا رستہ کاٹ دیں تو یہ ہتھیار ڈال دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن کی پانی کی جگہ کاٹ دی۔ جب پانی کا رستہ منقطع ہو گیا تو وہ باہر نکل آئے اور شدید قتال شروع ہو گیا۔ اس روز مسلمانوں میں سے کچھ

صحابہؓ شہید ہو گئے اور یہود میں سے دس آدمی قتل ہوئے اور آپؐ نے فتح حاصل کی۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ شقّ کے قلعوں کی طرف تشریف لے گئے۔

یہاں یہودی سردار سلام بن مشکم کے مارے جانے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ تاریخ میں مذکور ہے کہ یہ بیمار تھا اور اسی سبب سے جنگ میں حصّہ نہیں لے رہا تھا، اس کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ کہیں اور چلا جائے مگر اس نے یہ مشورہ نہ مانا اور بالآخر وہ مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر اس کی بیماری کا واقعہ درست بھی ہو اور یہ عملاً جنگ کرنے والا نہیں بھی تھا تو بھی اس کا قتل اس لحاظ سے قابلِ اعتراض نہیں کہ اپنے لشکر کو جنگ میں بھیجنے کے لیے اُس نے تیار کیا تھا اور ان کی عمومی نگرانی بھی کر رہا ہو گا، تو اس دوران جنگ کے ماحول میں کسی صحابی نے اُسے بھی قتل کر دیا۔ لشکر کے سردار کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور سردار کے مرنے سے لشکر ہمت چھوڑ بیٹھتا ہے۔ پس اس لحاظ سے اس کا قتل کوئی جائے اعتراض نہیں۔

شقّ دو قلعوں کا مجموعہ تھا۔ سب سے پہلے آپؐ قلعہ اُبَی کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر آپؐ نے قلعے والوں سے قتال کیا۔ ابتدا میں مبارزت ہوئی۔ حضرت حباب بن منذرؓ، اہلِ جشم میں سے ایک شخص اور ابو دجانہؓ نے مسلمانوں کی طرف سے مبارزت کی، مبارزت میں مسلمانوں کی کامیابی پر یہود مبارزت سے عاجز آ گئے۔ اس پر مسلمان آگے بڑھے اور قلعے پر حملہ آور ہو گئے۔ یہود نے مسلمانوں پر سخت تیر اندازی کی، مسلمانوں نے جواباً تیر اندازی کی مگر چونکہ یہود اوپر بُرجوں سے مسلمانوں پر تیر برساتے تھے، اس لیے مسلمانوں کا اس حملے سے نقصان ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہود بالخصوص اُس حصّے کو حملے کا نشانہ بنانا چاہتے تھے جہاں حضور ﷺ پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ موجود تھے کہ ایک تیر آپؐ کے کپڑوں کو آ لگا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ اس تیر کے لگنے سے زخمی ہوئے، اور اس پر

آپؐ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی اور اُن پر پھینک دی۔ جس سے اُن کا قلعہ لرزنے لگا یہاں تک کہ مسلمانوں نے یہود کو پکڑ لیا۔

اس کے بعد تین مزید قلعوں کا مسلمانوں نے محاصرہ کیا اور انہیں فتح کیا۔ ان قلعوں میں قلعہ قموص خاص طور پر مضبوط قلعہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے چودہ روز تک ان کا محاصرہ کیا اور پھر آپؐ نے فیصلہ فرمایا کہ یہود پر منجنیق نصب کی جائے یعنی توپ کے ذریعے سے پتھر پھینکا جائے۔ یہود کو جب اس طرح اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صلح کا مطالبہ کیا۔ یہود کے اس مطالبے پر مسلمانوں کے ساتھ یہود کے ہتھیار ڈالنے کا ایک معاہدہ ہو گیا۔ اس معاہدے میں نبی کریم ﷺ نے یہود کے ساتھ بڑی نرمی کا سلوک کیا۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے خیبر یہود کو دیا کہ وہ اس پر کام کریں، وہاں کھیتی باڑی کریں اور اُن کے لیے نصف ہے جو وہاں پیدا ہو۔ خیبر میں ۱۷ صحابہؓ شہید ہوئے۔

تاریخ و سیرت کی کُتب میں مذکور ہے کہ خیبر کی فتح کے بعد جب مسلمانوں اور یہود میں معاہدہ ہو گیا تو لوگ کنانہ اور اس کے بھائی ربیع کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ کنانہ پورے خیبر کا رئیس تھا اور حضرت صفیہؓ کا خاوند تھا اور ربیع اس کا چچا زاد بھائی تھا۔ کنانہ کے پاس یہودی قبیلہ بنو نظیر کے سردار حیّ بن اخطب کا خزانہ تھا جس میں سونے چاندی کے زیورات وغیرہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے اُس خزانے کے متعلق استفسار فرمایا، ان دونوں نے انکار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دونوں نے مجھ سے کچھ چھپایا اور وہ بعد میں ظاہر ہو گیا تو تم پر اللہ اور اس کے رسول کا کوئی ذمہ نہ ہو گا۔ تاریخ و سیرت کی کتب کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد ایک صحابی کو کچھ نشانیاں بتا کر بھیجا اور وہ صحابی یہ خزانہ لے آئے،

جس کی قیمت دس ہزار دینار لگائی گئی اور ان دونوں کنانہ اور ربیع کو قتل کر دیا گیا۔ بعض روایات میں کنانہ کو چقماق کے پتھروں سے آگ دیے جانے کا بھی ذکر ہے۔

حضورِ انور نے اس واقعے کی مختلف روایات کو بیان کرنے کے بعد ان پر مجموعی تبصرہ کرتے ہوئے

اس واقعے کو خلافِ حقیقت اور رسول اللہ ﷺ کی رحمت سے بعید قرار دیا۔

فرمایا یہاں بھی اعتراض کرنے والوں نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذاتِ مبارک پر اعتراض کیے ہیں گویا آپؐ کو مال و دولت کی حرص تھی۔ پھر یہ بھی ظاہر کرنا چاہا ہے کہ آپؐ نعوذ باللہ کس کس طرح کے ظلم روا رکھنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔

آپؐ کی زندگی تو کھلی کتاب کی طرح ہے۔ آپؐ تو جنگ سے پہلے یہ ہدایت دیتے کہ کسی بچے کسی عورت کو قتل نہ کرنا حتیٰ کہ کسی درخت کو بھی بے سبب نہ کاٹا جائے۔ جو جانوروں کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے وہ انسانوں پر کیسے ظلم کر سکتے ہیں؟

اسی طرح مالِ غنیمت کے لیے جنگ کرنا بھی آپؐ پر ایک بے سروپا اعتراض ہے۔

خیبر تو وہ جنگ تھی جس پر روانہ ہونے سے پہلے ہی آپؐ نے یہ اعلان فرما دیا تھا کہ جو مال و دولت کی طمع کی وجہ سے جنگ پر جانا چاہے وہ ہمارے ساتھ نہ آئے۔

جس نبیؐ کا اسوہ یہ ہو اُس کے متعلق اگر ایسی کوئی روایت سامنے آئے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اسے بغور دیکھا جائے، اس کی تطبیق اور توجیہ کی کوشش کی جائے۔ آپؐ جو عدل و انصاف کے پیکر اور علم بردار تھے آپؐ سے اس طرح کا فعل منسوب کرنا کسی طرح قرینِ انصاف نہیں۔

حضورِ انور نے مستشرقین کے اعتراضات پر روایات کی اندرونی شہادت کو مدّنظر رکھتے ہوئے تبصرہ فرمایا اور ان خلافِ حقیقت روایات کا غلط ہونا ثابت فرمایا۔

علامہ شبلی نعمانی نے اس روایت کو سخت غلط روایت قرار دیا ہے۔ اسی طرح کنانہ کے قتل کیے جانے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس نے محمود بن مسلمہ کو قتل کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر محمد بن مسلمہ نے اپنے بھائی محمود کے قصاص کے طور پر کنانہ کو قتل کیا۔

موجودہ زمانے کے ایک احمدی مصنف سید برکات احمد صاحب اپنی کتاب 'رسول اکرم ﷺ اور یہودِ حجاز' میں لکھتے ہیں کہ ابنِ اسحٰق نے بغیر کسی سند کے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ اول تو تعذیب اور وہ بھی آگ کی تعذیب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے، دوسرا یہ کہ پورے خیبر کے اموال کی تقسیم میں اس خزانے کی تقسیم کا کہیں کسی روایت میں ذکر نہیں ملتا۔ نہ ہی اس خزانے کے بیت المال میں داخل ہونے کی کوئی روایت موجود ہے۔

اگلے واقعات کی تفصیل آئندہ بیان کیے جانے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب کاہلوں آف آسٹریلیا ابن مکرم شریف احمد صاحب کاہلوں کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مرحوم کو ۳۴؍ سال تدریس کے شعبے سے وابستہ رہنے کا موقع ملا۔ بشیر آباد سندھ میں بطور قائد مجلس، صدر جماعت کام کرنے کی توفیق ملی، جنرل سیکرٹری حیدر آباد، ۱۳؍ سال تک امیر ضلع حیدر آباد خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے، نظامِ جماعت کی اطاعت کرنے والے، سخی، مہربان، مہمان نواز، ہمدرد، حسنِ سلوک کرنے والے شفیق استاد تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔

حضورِ انور نے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

خلافت احمدیہ سے میری وابستگی (ذاتی مشاہدات)

از بلال احمد آہنگر استاد جامعہ احمدیہ قادیان

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر بچہ فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ (مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ)

اس حدیث میں یہ پیغام ہے کہ قریبی ماحول میں رہ کر بچے کا ذہن متاثر ہوتا ہے اور اس کی زندگی کو سنوارنے ،سجانے اور بامقصد بنانے میں والدین کا اہم کردار ہوتا ہے۔خلافت احمدیہ کے ساتھ میری وابستگی کے سفر کا آغاز درحقیقت اس وقت ہوا جب میں طفل مکتب تھا اور میرے والدین مختلف مواقع بالخصوص جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قادیان آیا کرتے تھے۔انہیں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور دعائیں کرنے کا موقع ملتا تھا۔اور جب وہ واپس اپنے گاؤں ریشی نگر آتے تھے۔خاکسار اپنے والد صاحب سے پوچھتا تھا کہ قادیان کیسا ہے؟ کیا وہاں حضور رہتے ہیں؟ اور کیا آپ نے حضور سے ملاقات کی ہے؟یہ وہ ابتدائی لمحات اور لاعلمی میں من ہی من میں اُبھرنے والے سوالات تھے۔جنہوں نے اس مقدّس بستی قادیان میں آنے کا شوق اور حضور انور کو نزدیک سے دیکھنے کا جذبہ میرے دل میں پیدا کر دیا۔خاکسار کے والد صاحب بڑے پیارے انداز میں ان سوالات کا جواب دیتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بڑے ہو کر خود ہی سمجھ جاؤ گے۔

بالآخر میری زندگی کا وہ مبارک دن آیا جب میں نے میٹرک پاس کر کے دین اسلام اور احمدیت کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کرلیا۔اور اگست ۲۰۰۲ء میں پہلی مرتبہ قادیان آکر جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا۔اور اس طرح خلافت احمدیہ سے میری وابستگی کے سفر کا باقاعدہ آغاز ہوا۔مساجد میں عبادت ،بیت الدعاء میں ریاضت اور خاص کر مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کی زیارت نے میری زندگی کو من کل الوجوہ بدل ڈالا اور جذبات و احساسات آب چشم کی صورت میں اُمنڈنے لگے۔اور پُرنم آنکھوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام امام مہدیؑ تک پہنچایا۔یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے ورنہ میری حیثیت اس فارسی مصرعہ کے عین مطابق ہے کہ من آنم کہ من دانم۔

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تو وہ لمحات ہماری زندگیوں کے سب سے زیادہ خوبصورت دن تھے۔پیارے محبوب کے دیدار اور ملاقات نے ہر ایک کے جسم و جاں کو معطر کیا۔ہمیں اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کا موقعہ ملا۔آپ کے دیدار اور گفتار نے مسیحا بن کر مردہ دلوں میں زندگی کی روح ڈالی۔پیارے امام سے ملاقات نے خلافت احمدیہ سے میری وابستگی کو اور زیادہ مستحکم اور مضبوط کر دیا۔اس دوران ایک قبولیتِ دعا کا واقعہ بھی پیش آیا جس کا تعلق خاکسار کی ذات سے ہے۔

یہ سن ۲۰۰۵ء کی بات ہے جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تھے۔جلسہ سالانہ کے معاً بعد خاکسار بہت بیمار ہوا۔اور نور ہسپتال قادیان میں کافی دن ایڈمٹ رہا۔کافی علاج کے بعد کوئی افاقہ نہیں ہوا۔پھر خاکسار نے اپنے گھر اطلاع دی اور اپنے والد صاحب کو قادیان بلایا جبکہ خاکسار کے والد صاحب جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے کشمیر جا چکے تھے۔میں کافی پریشان تھا،ڈاکٹر نے والد صاحب کو صلاح دی کہ علاج کے لئے مجھے کشمیر لے جانا بہتر رہے گا۔مجھے احساس ہوا کہ پیارے آقا تو قادیان میں ہیں اور میں ہسپتال میں پڑا ہوں۔میں نے حضور انور سے ملاقات کے لئے ایک خط لکھا جس کی

از راہ شفقت اجازت ملنے پر خاکسار حاضر ہوا۔حضور انور نے دیکھتے ہی فرمایا کیا نام ہے اور کہاں سے ہو۔ میں نے کہا حضور! میرا نام بلال احمد ہے اور میں ریشی نگر کشمیر سے ہوں اور جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہوں۔ جامعہ احمدیہ کا نام سن کر حضور انور بہت خوش ہوئے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ اچھا کشمیر سے اور اتنے کپڑے آپ نے پہنے ہیں۔ میں نے کہا حضور! میں کافی دنوں سے نور ہسپتال میں ایڈمٹ ہوں اور ابھی بھی ہسپتال سے ہی آیا ہوں۔حضور انور نے خاکسار کو اپنے قریب بلایا اور کندھے پر ہاتھ رکھ کر دعا کی اور فرمایا:

''اللہ آپ کو شفا دے ،تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔''

اس کے بعد میرے والد صاحب مجھے دوبارہ ہسپتال لے گئے تو چیک اپ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے والد صاحب کو بتایا کہ یہ اب بالکل ٹھیک ہے۔ وہ بیماری جس نے پندرہ دن سے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعائیہ کلمات (''اللہ آپ کو شفا دے ،تم ٹھیک ہو جاؤ گے'') کو قادر القیوم خدا نے قبول فرمایا اور میں حضور انور کی دعا سے صحت یاب ہوا۔ چند یوم کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں جامعہ احمدیہ کی ملاقات ہوئی۔ جب خاکسار کی باری آئی تو حضور انور نے دیکھتے ہی فرمایا کہ الحمد للہ! اب آپ ٹھیک ہو گئے ہو۔ یہ سارا واقعہ حضور انور کی خدمت میں بھیجا گیا۔جس پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی طرف سے رسیدگی و دعائیہ کلمات موصول ہوئے۔محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے لکھا ہے

آپ کی درخواست پر یہ واقعہ محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کی خدمت میں بھجوائے جانے پر محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ

''یہ واقعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ملاحظہ فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب خادمین سلسلہ کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت احمدیہ کی برکات سے فیضیاب کرتا رہے۔ آمین''

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

خلفائے احمدیت کی شفقت و محبت اور ان کی دعاؤں کے فیض کا سلسلہ بہت وسیع اور غیر معمولی ہے جس کا ادراک غیروں کو نہیں مگر ہم احمدیوں کو بخوبی ہے قادیان میں قیام کے دوران بالخصوص جامعہ احمدیہ میں طالب علمی کے دوران اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے،اس پر توکل کرنے اور اسی سے مانگنے کا درس ملا۔اور خلیفۃ المسیح کی خدمت اقدس میں باقاعدگی سے خط لکھنے کی عادت پیدا ہوئی۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی والی فعال عمر کے لیے خوب دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔حضور انور سے اپنے دینی اور دنیوی اُمور میں مشورہ مانگنے اور دعائیہ خطوط لکھنے سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہوتا گیا۔

آج بھی وہ نظارے اور لمحات یاد ہیں۔ جب میرے مہربان اساتذہ کرام پاس بٹھا کر خلیفۂ وقت کی خدمت اقدس میں خط لکھواتے۔ پیارے آقا سے از راہ شفقت جب خط کا جواب موصول ہوتا تو ہماری خوشی دیدنی ہوتی۔خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے ہزاروں واقعات ہیں جو آئے روز ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتے اور خلافت احمدیہ پر ہمارا یقین اور ایمان بڑھاتے ہیں۔ کتنے ہی لاعلاج جسمانی و روحانی مریضوں کو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل شفا نصیب ہوئی اور کتنے ہی تھے جو موت کے منہ سے واپس آئے۔ بہت سے لوگوں کو شادی کے ایک لمبے عرصہ کے بعد خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے اولاد ملی۔آج خلافت احمدیہ کی صورت میں ہمارے حضور پر نور سیّدنا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے لیے ایک گھنا سایہ ہیں۔ آئیں ہم اور ہماری اولادیں خلافت کی قدر و منزلت کو پہچانیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جب خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی سے نوازتا ہے یا بیماری سے شفا دیتا ہے تو پھر پیارے آقا کی خدمت اقدس میں خط لکھ کر اس کی اطلاع بھی دینی چاہیے۔ خلافت ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ دن رات ہمارے لیے

دعائیں کرنے والا، ماں سے زیادہ محبت کرنے والا، ہمارے غم میں غمگین اور ہماری خوشیوں میں پوری طرح شامل ہونے والا وجود، اگر کسی نے دیکھنا ہو تو خلیفۂ وقت کے روپ میں جماعت احمدیہ میں دیکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔“ (برکات خلافت، انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۵۸)

جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے از راہ شفقت فارسی زبان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا ارشاد ہوا۔ ایسی زبان جس کے حروف سے خاکسار کلیۃً نابلد تھا۔ پیارے آقا کی ہدایت پر خاکسار نے شعبہ فارسی کشمیر یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ اور اپنے پیارے امام کی خدمت میں کامیابی کے لیے دعائیہ خط لکھا۔ جواب موصول ہوا۔ تو اس میں لکھا تھا۔

”اپنی پنج وقتہ نمازوں کی طرف توجہ کریں۔ درودِ شریف کثرت سے پڑھیں اور اس دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔“

اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے زیر سایہ رہ کر، اس وابستگی کے نتیجے میں نہ صرف مجھے کامیاب کیا بلکہ شعبہ فارسی میں امتیازی خصوصیات کی بناء پر غنی کشمیری گولڈ میڈل کے اعزاز سے نوازا ہے۔ یہ صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے وابستگی ہی کے طفیل ممکن ہوا۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

پیغام (Message)

آج دنیا میں ہر طرف بدامنی اور انتشار برپا ہے، اخلاقیات کا جنازہ نکلا ہوا ہے۔ گھر ٹوٹ رہے ہیں، بچے تباہ ہو رہے ہیں۔ خلافت پر ایمان نہ لانے کی صورت میں مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔ ہر طرف خوف و ہراس اور افراتفری کا عالم ہے۔ ہمارے پاس خلافت احمدیہ ہے۔ ہم اس نعمت کی قدر کریں۔ پس عالم اسلام کے نام میرا یہی پیغام ہے کہ امام سے وابستگی میں ہی برکتیں ہیں اور وہی ہمارے لیے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لیے ڈھال ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل ۲۳ مئی ۲۰۰۳ء صفحہ ۱)

میرے آقا کی محبت ہو مری روح کی راحت
اس کی شفقت بھری نظروں کی عطا ہو دولت

اللہ تعالیٰ ہمیں تادمِ زیست خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور ہمیں اپنے پیارے امام کی پیاری دعاؤں کا وارث بنائے، آمین

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA itel INTEX
XOLO the next level Infinix The future is Now TECNO Mobile spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

NUSRAT
Cell :9902222345
9448333381
MOTORS RE-WINDING

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہوجاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کردیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"
(کلام امام الزمان)

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

خلافت: اللہ کا انعام اور اسکی برکت

طاہر احمد ملک مربی سلسلہ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۵﴾

(سورۃ النور: ۵۶)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لیے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

قارئین کرام! انسانی پیدائش کا اوّلین مقصد قرب الٰہی کا حصول ہے تا اس کے ذریعہ صفات باری تعالیٰ کا ظہور ہو جیسا کہ حدیث قدسی ہے: کُنۡتُ کَنۡزًا مَخۡفِیًّا فَاَرَدۡتُ اَنۡ اُعۡرَفَ فَخَلَقۡتُ آدَمَ۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا۔ اور اس عظیم مقصد کے پیش نظر انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اس سلسلہ کے آخری راہنما ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نوع انسان کی ہدایت کے لیے جو احکامات آپ ﷺ کو عطا کیے گئے وہ قرآن کریم میں درج ہیں اور ان کا بہترین اسوہ حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہے۔ انبیاء کے ذریعہ جس نظام کی تخم ریزی ہوئی اس کی آبیاری کے لیے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا جس کی مؤیّد یہ حدیث ہے: مَا کَانَتۡ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتۡھَا خِلَافَۃٌ یعنی کوئی بھی ایسی نبوت نہیں گزری جس کے بعد خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد خلفاء راشدین کا دور آیا جو آپ ﷺ کے سچے اور حقیقی جانشین تھے اور جن کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ کا نور پوری طرح منعکس تھا۔ ان خلفائے راشدین نے آنحضرت ﷺ کے جوارح اور اعضاء بن کر آپ ﷺ کے مشن اور آپ کی تعلیم و تبلیغ کی تکمیل کی۔ ان کے ذریعہ سے اسلام کو ترقی عطا ہوئی اور خدا کا نام بلند ہوا۔ ان کے عہد میں خوف امن سے بدل گیا۔ ان کی کوششوں سے اسلام ہزار ہا دیار میں پھیلا۔ انہوں نے قرآن کو اقصائے عالم میں پہنچایا۔ زور و قوت پر مذہب کی حقیقت کا مدار ماننے والے ان کا لوہا مان کر اسلام کی حقیقت کے قائل ہوئے اور اسلام کو زندگی ان سے ملی۔ غرض یہ برکات صرف اور صرف خلافت کے ذریعے سے ہی حاصل ہوئیں۔ پھر قرآن کریم اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیشگوئیوں وَآخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ اور ثُمَّ تَکُوۡنُ الۡخِلَافَۃُ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بگڑی ہوئی امت کی اصلاح اور اشاعت دین کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے اپنے بعد ایک دائمی قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ احمدیہ کے قیام کی بشارت دی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد سنتِ الٰہی کے عین مطابق خلافتِ احمدیہ کا نظام جاری ہوا اور ساری برکات آپ کی جانشین خلافت سے وابستہ کر دی گئیں اور آپ کی جماعت کو متحد رکھنے اور دین واحد پر قائم رکھنے کا کام اظلال نبوت کے سپرد ہوا جنہوں نے اس روحانی مشن کو اکنافِ عالم تک پہنچا دیا۔ آج جماعت احمدیہ کی

تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے، جو پیشگوئی فرمائی ہے، جس کا اعلان زمانے کے امام کے ذریعہ سے کروایا وہ ہر آن اور ہر لحہ ایک نئی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابوبکرؓ کا بروز نورالدین کی شکل میں عطا فرمایا جو اسلام کی کشتی کو ساحل تک پہنچانے کے لیے مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی اور آپؑ کے وصال کے بعد بھی ایک بہادر اور نڈر ملاح کی طرح تمام مخالف لہروں کا مقابلہ کرتا چلا گیا۔ آپ نے جماعت کو متحد رکھنے کے لیے اور توحید کے قیام کے لیے زندگی کے آخری دم تک جدو جہد کی۔ پھر خلافت کی ردا حضرت مرزا بشیرالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنائی گئی اور آپ نے جماعت کو متحد رکھنے کے لیے انوار خلافت پر متعدد خطبات دیے۔ باون سال تک اسلام کی ترقی اور مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے آپ نے اپنی زندگی کا رُواں رُواں وقف کر دیا اور کوئی بیرونی اور اندرونی مخالفت آپ کے راستہ کو نہ روک سکی۔ آپ کی باون سالہ خلافت کا دَور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا رہا۔ اگرچہ اس دور میں مختلف فتنے اندرونی طور پر بھی اُٹھتے رہے۔ جماعت کا ایک حصہ علیحدہ بھی ہوا۔ پھر بیرونی مخالفتوں نے بھی شدید حملوں کی صورت اختیار کر لی لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رُکے۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی بیرونی حملوں کی شدت اور بعض اندرونی فتنوں نے سر اُٹھایا لیکن جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ اور جماعت کو خلافتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی بڑھاتی رہی۔ پھر خلافتِ رابعہ کا دور آیا تو دشمن نے ایسا بھرپور وار کیا کہ اُس کے خیال میں اُس نے جماعت کو ختم کرنے کے لئے ایسا پکا ہاتھ ڈالا تھا کہ اُس سے بچنا ناممکن تھا، کوئی راہِ فرار نہیں تھی۔ لیکن پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ اپنی شان کے ساتھ پورے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور ظاہر کرے گا اور وہ ہوئی۔ اور اُس زبردست قدرت نے اُن مخالفین کی خاک اُڑا دی۔ پھر خلافتِ خامسہ کا دَور ہے۔ اِس میں بھی حسد کی آگ اور مخالفت نے شدت اختیار کر لی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے خون کی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی۔ پھر اندرونی طور پر جماعت کے ہمدرد بن کر جماعت کے اندر افتراق پیدا کرنے کی بھی بعض جگہ کوششیں ہوتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی زبردست قدرت اس کا مقابلہ کرتی رہی اور کر رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقابلہ کر رہا ہے۔ الغرض فتنے اندرونی ہوں یا بیرونی، خوف اندر سے اٹھے ہوں یا باہر سے طاری کرنے کی کوششیں کی گئی ہوں ہر ابتلا میں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کے ساتھ وابستہ جماعتیں خدا کے وعدہ کے بموجب اور خلافت کی برکات کے طفیل ثابت قدم رہیں۔ اور اس کی زندہ مثال اس وقت جماعت احمدیہ ہے۔

الغرض خلافت اللہ کا انعام اور ایک بہت ہی مبارک نظام ہے۔ جس کے ذریعہ آفتاب نُبوت کے ظاہری غروب کے بعد اللہ تعالیٰ ماہتاب خلافت کے طلوع کا انتظام فرماتا ہے اور ایسی جماعت کو اُس دھکے کے اثرات سے بچا لیتا ہے جو نبی کی وفات کے بعد نوزائیدہ جماعت پر ایک بھاری مصیبت کے طور پر وارد ہوتی ہے۔

خلافت کی اہمیت سے آگاہی کے بعد اب ہم برکاتِ خلافت کی طرف آتے ہیں اور خلافت کی بے پایاں برکات میں سے چند کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

خلافت ایک نعمت ربّانی ہے

خلیفۂ وقت نبی کے بعد ایک اعلیٰ اور منفرد مقام پر فائز ہوتا ہے، اس کو خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے اور وہی قائم رکھتا ہے اس کی ہر طرح سے تائید و نصرت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قرآن کریم کے معانی، مطالب، اسرار، رموز اور حقائق دقائق سے مالامال کرتا ہے جس کی بدولت وہ قرآن کریم کی تفسیر سب سے بہتر سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ خدا خود اس کی ہر مشکل مرحلہ پر رہنمائی کرتا ہے، ہر ابتلاء میں اسے پورا اترنے کی توفیق بخشتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہر قسم کے احکام کے اجراء اور مہمات کا انجام اس کے سپرد کیا جائے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’خلفاء کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں اور مغلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے‘‘۔ (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

نظام خلافت امن و اماں کا ضامن:

آج بنی نوع انسان کی حالت وَ کُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ کی سی ہے کہ دنیا اس وقت ایک بہت بڑی تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اس صورتِ حال میں دنیا میں انسانیت کا ہمدرد اور اس کی بے لوث خدمت اور اس کی خیر و عافیت کے لئے دعائیں کرنے والا ایک مقدس آسمانی نظام، خلافتِ احمدیہ ہے۔ آج دنیا میں امنِ عامہ کی جس قدر کوششیں خلافتِ احمدیہ نے کی ہیں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہی ہے جو دنیا کو تیسری عالمی جنگ کے خطرات سے مدت سے مسلسل خبردار کر رہا ہے۔ امن، صلح جوئی اور آشتی کی کوششیں کرنے والا ایک ہی عالمی راہنما ہے اور ہماری خوش قسمتی کہ ہم اس کے ماننے والے ہیں۔ مگر وہ جو اُسے نہیں مانتے، وہ اُن کے لیے بھی ایسا ہی درد رکھتا اور دعائیں کرتا ہے اور اُن کے لئے بھی خیر چاہتا ہے۔ کیونکہ اِس زمانہ میں صرف اور صرف خلافت احمدیہ ہی ہے جو عافیت کا حصار ہے۔

خلافت قوم کے تفرقہ سے بچاؤ اور اتحاد کی ضمانت ہے

خلافت کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ وحدتِ قومی اور اتحادِ ملی قائم ہوتا ہے۔ اس دنیا میں قومی کامیابی کے لیے اتحاد سے بڑھ کر کوئی قوت نہیں اور اسلام نے اس قوت کے لیے خلافت کو مرکز قرار دیا ہے۔ خلیفہ کی راہنمائی میں لوگ اختلاف وافتراق سے بچ کر متحد اور متفق ہوجاتے ہیں۔ خلافت کے ذریعہ جماعت کے اندر زندگی کی روح اخوت و مساوات کا جذبہ اور دوسری اعلیٰ خوبیاں جلا پاتی ہیں۔ چنانچہ کہ آج خلافت کے جھنڈے تلے نہ ہونے کی وجہ سے پوری دنیا بے چینی اور انتشار کا شکار ہے۔ اس صورت حال کی حقیقی وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں کے پاس کوئی ایسا نظام موجود نہیں جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ اگر آج بھی عالم اسلام اس نظام پر متفق ہوجائے تو مسلمان دنیا کی بڑی طاقت بن سکتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام کی ترقی، اس کا اتحاد، اس نظامِ خلافت کے بغیر بالکل ناممکن ہے۔

خوف کی امن سے تبدیلی

خلافت کی برکات میں ایک اہم برکت یہ ہے کہ اس کے افراد من حیث الجماعت امن میں زندگی گزارتے ہیں اور جب کبھی بھی خوف کے سائے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہیں یا کوئی عاقبت نااندیش حکمران احمدیہ مسلم جماعت پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خلافت کی برکات سے اس کی خوف کو حالت کو جلد ہی امن میں بدل دیتا ہے۔ پاکستان کے حالات کے ساتھ ساتھ ۹/۱۱ کے بعد کے حالات و واقعات بھی اس بات کی قوی شہادت دیتے ہیں کہ جہاں دنیا بھر میں عموماً اور مغربی ممالک میں خصوصاً غیر احمدیوں کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا جانے لگا اور انہیں دہشتگرد قرار دیا جانے لگا وہاں احمدی مسلمان خلافت کے حصار میں ہونے کے باعث امن و عافیت میں رہے۔

تمکنتِ دین اور خلافت کی برکات

نبی تو صرف تخم ریزی ہی کر پاتا ہے کہ اسے خدا کی طرف سے بلاوا آجاتا ہے۔ دین کی اشاعت، اس کی وسعت، اس کا استحکام، فتوحات، منظم اور مربوط طور پر اس کی عمارت کو بلند کرنا اور یہ سب باتیں جو بعد میں آنیوالے خلفا کے زمانوں میں پوری ہوتی ہیں وہ خلافت کی برکات ہوتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ قول ہر زمانہ میں قائم ہونے والی خلافت کے ہر دور میں پورا ہوتا چلا آیا ہے۔

خلیفۂ وقت کا وجود دعاؤں کا خزینہ ہے

خلافت کی ایک اور عظیم الشان برکت جس کا خیال کر کے خلافت سے کامل طور پر وابستہ رہنے والے شخص کا دل لطف اندوز ہونے لگتا ہے وہ یہ ہے کہ خلیفہ کی صورت میں مومنوں کو ایک ایسا وجود میسر آجاتا ہے جو ہر دم ان کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود رہتا ہے اور ان کے لیے خدا تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتا رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد ہے جو آپ کی قلبی کیفیت کا اظہار بہت ہی پیارے رنگ میں کرتا ہے آپ فرماتے ہیں:

’’دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں‘‘۔ (خطبہ جمعہ ۶/ جون ۲۰۱۴ء)

تمام ترقیات خلافت سے وابستگی میں ہی ہیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا، وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابل میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لیے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی‘‘۔

(حقائق القرآن مجموعہ القرآن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ سورۃ النور زیر آیت استخلاف۔ صفحہ ۷۳)

حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان رضی اللہ عنہ سے احباب جماعت اچھی طرح واقف ہیں اور آپ کی دنیاوی ترقیات اور بام عروج پر پہنچنے کی دنیا بھی قائل ہے۔ کسی نے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا کہ ان ترقیات اور کامیابیوں کا راز کیا ہے تو حضرت چوہدری صاحب نے بے ساختہ جواب دیا:

Because through all my life I was obedient to Khilafat

یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ میں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں۔

پس خلافتِ احمدیہ کا وعدہ دائمی ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے ہے۔ جو نظامِ خلافت سے جڑے رہیں گے، اپنی کامل اطاعت کا اظہار کرتے رہیں گے، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھیں گے وہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوتا دیکھتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کا سایہ تا قیامت قائم رہے گا، ہمیں ایسے صاحبِ ایمان اور اعمالِ صالحہ کرنے والا بنائے رکھے جو اس انعام کے ہمیشہ مستحق اور مورد رہیں۔ آمین!

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780
GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters
SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

خلیفہ وقت کے خطبات کی اہمیت

انس احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان (درجہ سادسہ)

دلوں کی تسخیر کرتے ہیں یہ خطبات امام
دلوں کو منور کرتے ہیں یہ خطبات امام

اللہ تعالیٰ قرآن میں مومنوں پر احسان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (آل عمران:165)

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى خُلَفَائِىْ قَالُوْا وَمَنْ خُلَفَاءُ كَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ سُنَّتِىْ وَ يعلمُوْنَهَا النَّاسُ۔

(کنز العمال جلد 5 صفحہ 230)

ترجمہ: اللہ کی رحمت ہو میرے خلفا پر۔ صحابہ نے عرض کیا۔ رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں۔ فرمایا وہ جو میری سنت سے محبت رکھیں گے اور اسی کی تعلیم لوگوں کو دیں گے۔

خدا تعالیٰ ارض وسما کا نور ہے۔ وہی ہے جس نے اس کائنات کی ظلمت کو ضیاء بخشنے کے لیے سب سے پہلے نور محمدی کو خلعت وجود بخشا۔ نور خلافت اسی نور محمدی کا عکس ہے جو خدا کے دست قدرت اور آنحضرت ﷺ کے فیض و برکت سے منصۂ شہود میں آیا۔

پس واضح ہوا کہ خلفائے وقت رسول خدا کی نیابت میں خدا تعالیٰ کے احکامات لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ گو زبان ان کی ہوتی ہے مگر بلاوا عرش کے خدا کا ہوتا ہے۔

قارئین کرام!

خطبات جمعہ جو خلیفۂ وقت ارشاد فرماتے ہیں، وہ دراصل دورِ حاضر کی ضروریات کے مطابق قال اللہ اور قال الرسول کی تفسیر و تشریح ہی ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے خلفائے وقت کے خطبات جمعہ آب حیات کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال:25)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بتا دیا کہ جب بھی اللہ کا رسول تمہیں بلائے تو اس کی آواز پر کان دھرا کرو۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت کے خطبات و خطابات کی کس قدر اہمیت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس موضوع پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے:

"جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہوتا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۵ء مطبوعہ الفضل ۲۴ر جنوری ۱۹۳۵ء)

خطبات جمعہ جماعت کی تعلیم وتربیت میں مد ہوتے ہیں اور احمدیوں کے دماغوں کو ہر جہت سے روشن کرتے ہیں۔ اس تعلق سے سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"بچپن کے زمانہ میں سب سے زیادہ تعلیم وتربیت میں مد اگر کوئی چیز تھی تو وہ جمعۃ المبارک تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات آپ کے قریب بیٹھ کے سننے کا موقع ملتا تھا اور تمام دنیا کے مسائل کا اس میں مختلف رنگ میں ذکر آتا چلا جاتا تھا۔ (خطبات طاہر جلد 7 صفحہ 10 تا 12)

پس اے مسیح محمدی کے درخت کی سرسبز شاخو اور اے خلیفہ وقت سے محبت کرنے والو! تمہیں دنیاوی وجسمانی، زمینی وسماوی برکتوں اور فضلوں سے بہرہ مند کرنے کے لیے ہر جمعہ کو اقلیم خلافت کے تاجدار بنفسِ نفیس جلوہ گر ہو کر تمہاری سیرابی کے سامان مہیا فرماتے ہیں۔ اس چشمہ کی طرف دوڑو، اپنی تشنگی بھی بجھاؤ اور دوسروں کو بھی سرسبز ہونے کے گر سکھاؤ۔

پھر ایک جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

''تاریکی کی گھڑیوں میں ان خطبات نے میری ڈھارس باندھی تھی۔ اگر آپ کے دل میں کبھی مایوسی کے خیالات پیدا ہوں۔ تاریک بادل آپ کو آگھیریں یا کبھی آپ کے دل میں اگر یہ خیال پیدا ہو کہ اتنا عظیم الشان کام ہم کیسے سرانجام دے سکتے ہیں۔ اتنا بڑا بوجھ ہمارے کمزور کندھے کس طرح سہارا دیں گے تو آپ ان خطبات کی طرف رجوع کریں... آپ نئی ہمت اور پختہ عزم لے کر اپنے کام کے لیے کھڑے ہوں گے اور یہ یقین ہر وقت آپ کے ساتھ رہے گا کہ دور کا راستہ پُرخار ضرور ہے مگر راہبر اپنے فن کا ماہر ہے اور بے شک چاروں طرف سے شیطان تیروں کی بوچھاڑ کر رہا ہے مگر اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِه''

(مشعل راہ جلد اول صفحہ ب۔ج)

قارئین حضرات!

خلافت سے تعلق پیدا کرنے اور روحانی ترقیات کے لئے سب سے پہلا زینہ ہر احمدی کے لئے خلیفہ وقت کی آواز کو براہ راست سننا ہے۔ اس کے لبوں اور زبان سے کب کیا نکلتا ہے۔ اس کی جستجو میں ہمیشہ رہے۔ قرآن کریم میں مومنین کی جماعت کا شعار سمعنا و اطعنا کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ وہ ہمیشہ نیکی کی باتوں کو توجہ سے سنتے، سمجھتے اور یاد رکھتے ہیں اور پھر ان باتوں پر دل وجان سے عمل بھی کرتے ہیں۔ جو شخص سنے گا نہیں وہ عمل کیا کرے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اوصیکم بتقوی اللہ و السمع والطاعة

(ترمذی، کتاب الایمان، کتاب الاخذ بالسنۃ)

یعنی میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے نیز سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حصول تقویٰ کے دو ہی بڑے زینے ہیں کان کھول کر ہدایات کو سننا اور ان پر عمل کرنا۔

اس کے برخلاف خلیفہ وقت کے ارشادات کو نہ سننا اور توجہ نہ دینا اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدا کے فضلوں اور روحانی ترقی سے محروم کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔''

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 192-191)

پس اے شمع احمدیت کے پروانو! اگر ہم خلیفہ وقت کے ارشادات کو پس پشت ڈال رہے ہیں تو ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدا کے فضلوں اور روحانی ترقی سے محروم کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوشخبری دی گئی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب اللہ کی نصرت، انسانی ذرائع اور جہاد کے بغیر آسمان سے نازل ہوگی۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات ہی ہیں جو ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا بھر میں بجلی کی طرح پھیل رہے ہیں، اور بے شمار نیک فطرت لوگ ان سے ہدایت پا رہے ہیں۔ ان خطبات کے ذریعے دنیا ایک امت واحدہ بنتی جا رہی ہے، جنگوں اور خونریزی سے پاک ہو رہی ہے، اور دلوں میں پاکیزگی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ خطبات روحانی سیرابی کا ذریعہ ہیں اور لوگوں کو نیکی کی طرف مائل کر رہے ہیں، جس سے گھروں اور معاشروں میں پاک تبدیلی آ رہی ہے۔

بڑے تو بڑے بلکہ چھوٹے بچوں کے رُخ بھی یہ مقدس الفاظ روحانی ترقیات کی طرف پھیر دیتے ہیں اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر احمدی نونہالوں کی سعید فطرت کا ذکر کرتے ہوئے احمدی والدین کو اس فطرت کی حفاظت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"ایم ٹی اے پر سننے والوں کی میں نے بات کی ہے تو اُن کی طرف سے بھی مجھے اظہارِ جذبات کے خطوط مل رہے ہیں بلکہ بعض بچوں کے والدین کے تاثرات بھی مل رہے ہیں کہ ہمارے بچوں نے، اطفال نے آپ کا خطاب سنا تو ان دس گیارہ سال کے بچوں کے چہروں پر شرمندگی کے آثار تھے۔ بلکہ ایک بچے کی ماں نے مجھے بتایا کہ میرا بچہ جب خطاب سن رہا تھا تو اس نے منہ کے آگے Cushion رکھ لیا کہ میں بعض وہ باتیں کرتا ہوں جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ میرے متعلق کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ ٹی وی پر مجھے دیکھ دیکھ کر یہ باتیں کر رہے ہیں، خطاب کر رہے ہیں تو میں نے منہ چھپا لیا کہ نظر نہ آؤں۔

پس یہ سعید فطرت ہے، یہ وہ روح ہے جو اللہ تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے بچوں میں بھی پیدا کی ہوئی ہے کہ نصیحتوں پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے بلکہ شرمندہ ہو کر اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء بحوالہ روزنامہ الفضل 15 نومبر 2011ء صفحہ 2-3)

آج خطبات کے ذریعہ احمدی گھروں کی کایا پلٹ چکی ہے۔ گھر کے افراد خانہ خدا کے قریب ہو چکے ہیں۔ عبادت کے معیار بلند ہو چکے ہیں مالی قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بچے نیک فطرت ہو کر پروان چڑھ رہے ہیں۔ گھر جنت نظیر بن چکے ہیں۔

قرآن کریم کی وہ پیشگوئی جس میں بتایا گیا کہ آخری زمانہ میں جنت قریب کر دی جائے گی۔ تمام افراد خانہ خلیفۃ المسیح کے خطبات سن کر ان باتوں پر عمل کر کے جنت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔

پس آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایک اقتباس کے ساتھ اس مضمون کا اختتام کروں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ روحانی ترقی کے حصول پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے۔۔۔ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ ان دلوں کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیرِ عظیم واقع ہو جائے گا، تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی، تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا ملائکہ تمہاری تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے اور انسان کو انوار الٰہیہ کا مَہبط بنا دیتا ہے۔"

(خلافت علی منہاج النبوۃ جلد 3 صفحہ 392)

پس آج ہم احمدی زیادہ خوش قسمت ہیں کہ خدا نے ہمیں یہ نعمت عطا کی ہے۔ اس نعمت کی قدر کریں اور اس کی قدر یہی ہے؟ کہ ہم آپ کے خطبات براہ راست سنے اور دیکھیں۔ نہ صرف خود بلکہ ہر ایک کو اس کی تحریک بھی کریں۔ اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خلیفہ وقت ہمارے لئے ڈھال ہیں۔ ہم ایک مضبوط حصار میں ہونگے۔ جو ہر وقت ہماری حفاظت فرماتا رہے گا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کے خطبات سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اور ہم آپ کی ہدایات پر عمل کر کے زندگی بسر کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ آمین

SAR
REAL ESTATE
LAYOUT PROMOTERS
Coimbatore
Contact : +91 93603 68000, +91 94424 25103

گوشۂ ادب

محاورات اور تشبیہات: زبان کا حسن

زبان صرف رابطے کا ذریعہ نہیں، بلکہ تہذیب، خیال، اور جذبات کے اظہار کا ایک نازک اور دلکش وسیلہ ہے۔ اس میں بعض عناصر ایسے ہیں جو بات کو نکھار دیتے ہیں، معنی کو گہرائی عطا کرتے ہیں، اور سامع یا قاری کے دل پر اثر چھوڑتے ہیں۔ انہی میں سے دو نمایاں عناصر محاورہ اور تشبیہ ہیں۔

محاورہ کیا ہے؟

محاورہ ایسے جملے یا تراکیب کو کہتے ہیں جو مخصوص معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، اور ان کے الفاظ کو لغوی معنوں میں نہیں بلکہ مجموعی یا مجازی مفہوم میں سمجھا جاتا ہے۔ محاورے عام طور پر صدیوں کے تجربے، عوامی دانش اور تہذیبی ورثے کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ مثالیں:

- ''ہاتھ پیر پھول جانا'' گھبرا جانا
- ''کانوں کان خبر نہ ہونا'' کسی کو کانوں کان معلوم نہ ہونا

یہ تمام محاورات ہمارے روزمرہ کے اظہار کو رنگ دیتے ہیں۔ ان کے بغیر بات سادہ، پھیکی اور بے اثر محسوس ہوتی ہے۔

تشبیہ کیا ہے؟

تشبیہ وہ ادبی ہنر ہے جس میں ایک شے کو کسی دوسری شے کے مشابہ قرار دیا جاتا ہے، تاکہ اس کی خوبی یا کیفیت کو واضح کیا جا سکے۔ تشبیہات عموماً ''کی طرح''، ''جیسا کہ''، ''مانند'' وغیرہ کے الفاظ سے پہچانی جاتی ہیں۔ یہ فنِ بیان کا ایک مؤثر ہتھیار ہے جو تخیل کو وسعت اور جمال کو قوت بخشتا ہے۔ مثالیں:

- ''وہ شیر کی طرح لڑا'' (شجاعت کی وضاحت)
- ''چاند جیسا چہرہ'' (خوبصورتی کی نمائندگی)

تشبیہات ہمارے بیان میں تصویری رنگ بھرتی ہیں۔ سننے یا پڑھنے والا شے کو محسوس کرنے لگتا ہے، گویا وہ آنکھوں کے سامنے ہو۔

محاورہ اور تشبیہ میں فرق

محاورہ مکمل معنوی اکائی ہوتا ہے، جو مخصوص طرزِ فکر اور تمدنی تجربے کی علامت ہوتا ہے، جب کہ تشبیہ ایک لفظی ترکیب ہے جو کسی شے کو واضح کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے مثلاً:

- محاورہ: ''آنکھوں کا تارا'' بہت پیارا شخص
- تشبیہ: ''وہ لڑکا چمکتے تارے کی طرح ہے'' تشبیہ جو چمک اور نمایاں حیثیت کو ظاہر کرتی ہے

غرض محاورے اور تشبیہات زبان کا ذائقہ ہیں۔ ان کے بغیر تحریر یا تقریر سپاٹ، خشک اور بے اثر رہتی ہے۔ نثر ہو یا نظم، دونوں میں ان کا استعمال تحریر کو جاندار اور قاری کے دل کے قریب بناتا ہے۔ خاص طور پر اردو ادب میں تو یہ عناصر روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔

محاورات اور تشبیہات زبان کی تخلیقی و جمالیاتی خوبیاں ہیں۔ یہ نہ صرف اظہار کو خوشنما بناتے ہیں بلکہ معنی میں وسعت، جذبے میں شدت اور بیان میں روانی پیدا کرتے ہیں۔ ادب کا طالب علم ہو یا زبان کا عام استعمال کرنے والا شخص، ان کے درست فہم اور برمحل استعمال سے گفتگو اور تحریر کو بامعنی، دلنشین اور مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: آسٹریلیا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا یہ درست ہے کہ جب ہم وفات پا جاتے ہیں تو دو فرشتے آ کر سوال کرتے ہیں کہ تمہارا دین کیا ہے، تمہارا نبی کون ہے اور تمہارا معبود کون ہے۔ اور ہمیں زبانی جواب دینا پڑے گا اور پھر روح پرواز کر جائے گی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۸/ جون ۲۰۲۲ء میں اس کے بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: قبر میں سوال و جواب اور عذاب قبر سے متعلق مختلف روایات کتب احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ آپ نے اپنے سوال میں جو بات پوچھی ہے۔ اس کے بارے میں سنن ابی داؤد میں ایک روایت بیان ہوئی ہے۔ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ کے ساتھ نکلے اور ایک قبر پر جا پہنچے جس میں ابھی لحد نہیں بنائی گئی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ وہاں بیٹھ گئے اور ہم بھی نہایت خاموشی کے ساتھ آپؐ کے ارد گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ (اس روایت کے ایک راوی جریر کی روایت میں ہے کہ اس موقع پر) حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جب مردہ کو دفن کرنے والے واپس چلے جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی دھمک سنتا ہے۔ اس وقت اس مردہ سے کہا جاتا ہے کہ اے شخص! تیرا رب کون ہے اور تیرا مذہب کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ (اس روایت کے ایک راوی ھناد کہتے ہیں کہ) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ وہ دونوں اسے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمہارے درمیان مبعوث ہوا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ وہ دونوں پوچھتے ہیں کہ یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ہے، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ (جریر کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے فرمان یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ کا یہی مطلب ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھر آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا۔ پس اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو، اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو اور اسے جنت کے کپڑے پہنا دو۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر حد نگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے۔ اور فرمایا کہ کافر جب مرتا ہے تو اس کی روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ یہ آدمی کون ہے جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پس آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا، پس اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو اور اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ (جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ) پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، جس کے پاس لوہے کا ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ اگر

اسے پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے۔ فرمایا کہ وہ فرشتہ اس گرز سے اس مردہ کو مارتا ہے جس کی آواز مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز سنتی ہے سوائے جن و انس کے۔ پس وہ مردہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں دوبارہ روح ڈال دی جاتی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنۃ بَاب فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)

ان روایات کے بارے میں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ ان میں بیان ہونے والے امور زیادہ تر تمثیلی باتوں پر مبنی ہیں، انہیں صرف ظاہر پر لگانا درست نہیں۔ قبر کے حوالہ سے اس کی ایک مثال قرآن کریم کی یہ آیت ہے کہ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (سورۃ عبس:۲۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو مار دیا اور پھر اسے قبر میں رکھا۔ جبکہ انسان کو قبر میں اللہ تعالیٰ نہیں رکھتا بلکہ انسان ہی دوسرے انسان کو قبر میں دفناتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی اس دنیا میں قبر بنتی ہی نہیں، مثلاً جو ڈوب جائیں اور ان کی نعش ہی نہ ملے، یا جنہیں کوئی درندہ کھا جائے۔ اسی طرح جن لوگوں کو جلا دیا جاتا ہے، ان کی بھی کہیں قبر نہیں بنتی۔ پس یہاں پر اصل میں اُس قبر کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ انسان کی وفات کے بعد اخروی زندگی میں بناتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کے تحت تفسیری نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں تو انسان کو اس کے رشتہ دار قبر میں رکھتے ہیں۔ لیکن اصل قبر انسان کی وہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ انسان کی روح کو رکھتا ہے۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۸۰۳ حاشیہ نمبر ۶)

پس جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ سب روحانی اور تمثیلی باتیں ہیں، جن کا وقوع پذیر ہونا اس دنیاوی زندگی کے ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور جزا و سزا کے لیے انسان کے پیش ہونے پر ہوگا۔ اور یہ سب باتیں اس دنیا میں کی جانے والی نیکیوں کے نتیجہ میں اخروی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے انعامات اور جزا کی غیر معمولی فراوانی اور ان کی اہمیت، اسی طرح اس دنیا میں کی جانے والی بدعملیوں کے نتیجہ میں اخروی زندگی میں ملنے والی سزا کی شدت کے اظہار اور اس کی تکالیف کا انسان کو احساس دلانے کے لیے بیان کی گئی ہیں۔

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط ۵۸)

سوال: ایک سیرین دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ حجامت (پچھنے لگانے) کے بارے میں جماعتی موقف کیا ہے۔ لوگ اسے سنت رسولؐ سمجھتے ہیں۔ اگر جماعت اسے درست سمجھتی ہے تو اس کے بارے میں کیا تفاصیل ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۷؍جولائی ۲۰۲۲ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب: حجامت یعنی پچھنے لگوانا پرانے زمانہ میں ایک طریق علاج تھا۔ اور چونکہ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ طریق علاج رائج تھا اس لیے حضور ﷺ نے اور صحابہ نے بوقت ضرورت اس سے استفادہ کیا۔ لیکن یہ کوئی ایسا شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ جس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ چونکہ حضور ﷺ نے اسے اپنایا ہے اس لیے اب ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ موجودہ زمانہ کے جدید علاج کے طریقوں کو چھوڑ کر لازمی طور پر حجامت کے طریق کو اختیار کرے۔

ہاں اگر کوئی شخص اس زمانہ میں بھی کسی تکلیف کے علاج کے طور پر اس سے استفادہ کرنا چاہتا ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی اس نیت سے کہ چونکہ حضور ﷺ نے اس طریق علاج کو اپنایا تھا، اس لیے میں بھی کسی بیماری کے علاج کے طور پر حضور ﷺ کی سنت کو پورا کرنے کے لیے اس طریق علاج کو اپناؤں تو حضور ﷺ کے ارشاد إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کے تحت ایسے عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ثواب کی امید کی جا سکتی ہے۔

باقی جہاں تک پچھنے لگوانے کی تفصیل کا تعلق ہے تو احادیث کی مستند کتب میں ایسی روایات بیان ہوئی ہیں کہ حضور ﷺ نے بیماری اور تکلیف کے علاج کے طور پر سفر و حضر میں، احرام کی حالت میں، روزہ کی حالت میں جہاں ضرورت پڑی پچھنے لگوائے۔ پچھنے لگوانے کے اس عمل کو حضور ﷺ نے اپنے سر پر کروایا۔ نیز پچھنے لگانے والے کو اُس کے اِس کام کی اجرت بھی حضور ﷺ نے ادا فرمائی۔

(صحیح بخاری کتاب الطب، کتاب الحج، کتاب الصوم)

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط ۶۰)

فتاویٰ مصلح موعودؓ

مختلعہ پہلے خاوند سے نکاح کرسکتی ھے

نقل طلاق نامہ سے بالکل واضح ہے کہ یہ خلع ہے اور اس پر لڑکی کی تصدیق بھی موجود ہے۔ اور جب لڑکی کا اپنا بیان ہے کہ وہ علیحدگی چاہتی ہے اور مہر چھوڑتی ہے جسے خاوند نے منظور کرلیا ہے تو یہ خلع ہوا اور خلع میں رجوع کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر لڑکی چاہے تو نکاح جدید (پہلے خاوند سے) کرسکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں ان سے مراد یہ ہے کہ اگر عورت کے کہنے پر خاوند اسے نکاح سے آزاد نہ کرے تو عورت خود بخود آزاد نہیں ہوسکتی بلکہ اس صورت میں اسے قاضی کے ذریعہ طلاق حاصل کرنی پڑے گی یعنی جیسا کہ مرد اگر عورت کی رضامندی کے بغیر بھی اسے طلاق دے دے تو وہ اس کے عقد زوجیت سے آزاد ہوجائے گی۔ لیکن عورت کے مطالبہ طلاق کی صورت میں اگر مرد اسے طلاق نہ دے تو عورت خود بخود آزاد نہیں ہوسکتی بلکہ اسے قاضی کے ذریعہ فیصلہ کرانا ضروری ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۳۸ پر تحریر فرمایا ہے

اگر پہلی بیوی اس نکاح میں اپنی حق تلفی سمجھتی ہے تو وہ طلاق لے کر اس جھگڑے سے خلاصی پاسکتی ہے اور اگر خاوند طلاق نہ دے تو بذریعہ حاکم وقت وہ خلع کراسکتی ہے۔

(الفضل ۲۲ جون ۱۹۵۴ صفحہ ۲)

(فائل فیصلہ جات نمبر ۲۔ دار القضاء صفحہ ۵۳)

خلع کے لئے وجہ منافرت زیر بحث آنا چاہئے

قاضی عدالت اولی نے فیصلہ کیا ہے اس میں جو وجہ بتائی گئی ہے کہ منافرت کی وجہ سے خلع کیا جاتا ہے درست نہیں کیونکہ منافرت کا سوال ابتدا میں ہوتا ہے۔ شکل وشباہت یا تعلقات شہوانی کے ادا کرنے کے متعلق تو پہلے چھ آٹھ دن میں ہی اور اخلاق کے متعلق پہلے پانچ چھ ماہ میں اندازہ ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد خصوصاً جب کہ لمبا عرصہ گزرجائے منافرت کا سوال نہیں ہوتا۔

ضرور ہے کہ اس وقت اختلاف کے کوئی اور بواعث ہوں۔ چاہئے کہ وہ زیر بحث لائے جاویں۔ گو اس وقت بھی بعض امور ایسے ہوسکتے ہیں جن کو عدالتی طور پر زیر بحث لانا مناسب نہ ہو۔ مگر بہر حال قاضی کو اپنے فیصلہ میں یہ بتانا چاہئے کہ اس نے پورے طور پر تسلی کرلی ہے کہ عورت اور مرد کی صلح کی کوئی صورت نہیں۔

(فائل فیصلہ جات نمبر ۲ - صفحہ ۴۴ - دار القضاء، ربوہ)

خلع کے لئے اتنا کافی ہے کہ عورت کو خاوند سے شدید نفرت ہے اور اس کی اس نفرت کا موجب کوئی غیر شرعی امور نہیں۔

(فائل فیصلہ جات نمبر ۳ - صفحہ ۲۹۔ دار القضاء، ربوہ)

مومن کا فرض ہے کہ اگر اس کی عورت ذرا بھی انقباض ظاہر کرے تو وہ اسے فوراً چھوڑ دے۔ احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ آتا ہے کہ آپؐ نے ایک عورت سے شادی کی۔ جب آپؐ اس کے پاس گئے تو اس نے کہا "اعوذ باللہ منك" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ سے بڑی طاقت کی پناہ مانگی ہے اس لئے میری طرف سے تمہیں طلاق ہے۔ تو مومن کا یہ کام ہے کہ اگر اس کی عورت اس کو ناپسند کرتی ہو تو فوراً اسے چھوڑنے پر تیار ہوجائے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ توحید کے بھی خلاف کرتا ہے کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس عورت کے بغیر اس کا گزارہ نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ توحید کامل یہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی گزارہ نہیں۔ تو ہم مشرک ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور یقین سے دور چلے جاتے ہیں۔

(الفضل ۱۳ فروری ۱۹۵۹ء)

DIARY DOSE

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ مَیں روحانی شکوک یا کمزوری سے کس طرح مقابلہ کروں؟

حضورِ انور نے اس پر نہایت شفقت اور حکمت سے جواب دیتے ہوئے توجہ دلائی کہ پہلی بات ہے کہ آپ پنجوقتہ نمازوں کو ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سب شکوک دُور کرے، جو بھی آپ کے ذہن میں آتے ہیں۔ آپ سجدہ یا رکوع میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکیں اور اللہ سے مغفرت مانگیں اور اس سے دعا کریں کہ وہ آپ کو صحیح راستے کی طرف ہدایت دے۔ جب بھی آپ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں آپ کو بار بار اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ دُہرانا چاہیے کہ اے اللہ تعالیٰ! مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔

حضورِ انور نے دینی علمی معیار کو بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے نصائح فرمائیں کہ آپ کوشش کریں کہ اپنا دینی علم بڑھائیں۔ قرآنِ کریم کو پڑھیں اور قرآنِ کریم کا مطلب سمجھنے کی کوشش کریں اور اگر ممکن ہو تو قرآنِ کریم کی تفسیر پڑھیں۔ پھر آپ کو پتا چلے گا کہ اسلامی تعلیمات کیا ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کا قرب کیسے پا سکتے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ آپ کو کوشش کرنی چاہیے کہ کچھ دینی کتابیں پڑھیں، خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تا کہ یہ علم حاصل ہو کہ کس طرح اچھے اور دیندار انسان بن سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مَیں نے ایک کتاب کشتی نوح لکھی ہے، اس کو پڑھو، یہ بھی تمہیں ہدایت دے گی۔ آخر میں حضورِ انور نے اس بات پر زور دیا کہ یہ سب کچھ آپ کی کوشش پر ہی منحصر ہے۔

ایک سائل نے حضورِ انور سے دریافت کیا کہ مختلف کاموں کو آخری منٹ تک چھوڑنے کی عادت کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے عمومی معاشرتی رویے کی جانب نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو ہماری ایشین نیچر ہے کہ آخری وقت کام کرتے ہیں اور پہلے وقت پر پلان کر کے نہیں کرتے۔ ویسے بھی جماعتِ احمدیہ میں کوئی ایسا مزاج بن گیا ہے کہ جماعتی طور پر بھی ہم کہتے ہیں کہ eleventh hour جا کے آخری وقت میں کام کو کرنا ہے۔ پہلے پلان کر کے پوری طرح کام نہیں کرنا۔ ہمارے مربیان کا بھی یہی حال ہے۔ پوری طرح پلاننگ نہیں کرتے۔

حضورِ انور نے پنجابی محاورے کے ذریعے اس رویے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پنجابیوں میں ایک محاورہ بھی اس کے بارے میں بنا ہوا ہے کہ 'بُوہے آئی جنج تے وِنو کُڑی دے کَن'۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہاری لڑکی کی شادی کے وقت برات گھر میں آجاتی ہے، تب دلہن کو تیار کرنا شروع کرتے ہیں یا اس کے کانوں میں pierce (چھید یا سوراخ) کر کے ٹاپس یا جو کچھ بھی ڈالنا ہے، وہ ڈال سکیں۔ مطلب یہ ہے کہ آخری وقت میں کام کرنے کی عادت ہے۔ تو یہ بہت بُری عادت ہے۔

اس کے حل کے طور پر حضورِ انور نے فرمایا کہ کوشش کرو کہ تم نے پہلے کام کرنا ہے۔ پہلے کام کا پتا ہونا چاہیے کہ یہ یہ کام مَیں نے کرنے ہیں۔ دن کے کاموں کو لکھو اور اس میں preference order بناؤ کہ یہ یہ کام مَیں نے فلاں فلاں وقت میں کرنے ہیں، اس کی دو چار دفعہ عادت ڈالو گے تو پھر صحیح وقت پر کام کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے استفسار کیا کہ ہم روحانی ذمّہ داریوں پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ گھریلو رشتوں میں ہم آہنگی کیسے قائم رکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضورِ انور نے پُر شفقت انداز میں راہنمائی فرمائی کہ تمہاری جو گھریلو رشتہ داریاں ہیں، ان پر تمہاری ذمّہداری یہی ہے کہ تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی ہیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ ایک تو یہ ہے کہ پانچ نمازیں پڑھو۔ اس میں ان کے لیے دعا کیا کرو اور جب تم کسی کے لیے دعا کرو گے تو تمہارے دل میں ان کے لیے سافٹ کارنر زیادہ بڑھ جائے گا۔ اپنے بہن بھائیوں، بڑوں اور اپنے اُمّی ابّا کے لیے respect زیادہ بڑھ جائے گی۔ اس لیے نماز میں دعا کیا کرو۔ جو تمہاری ذمّہداری پہلے ہے۔

روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ دنیاوی ذمّہداریوں کو متوازن رکھنے کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ جو تم پڑھائی کر رہے ہو، تو وہ کسی پر تم احسان نہیں کر رہے، تم اپنا فیوچر بنانے کے لیے پڑھائی کر رہے ہو اور اس کے لیے تم پڑھائی پر جب concentrate کر رہے ہو اور اس دوران تمہیں کوئی تمہارا چھوٹا بہن بھائی تنگ کرتا ہے تو غصّے میں آنے کی بجائے، دروازہ بند کر کے علیحدہ ہو کے بیٹھ جاؤ اور پڑھائی کرو۔ تو یہ تو اپنے کنٹرول کی بات ہے، اپنے آپ اور اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے ہم آہنگی کی بنیادی اساس کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم آہنگی یہی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ میرے یہ فرائض پڑھائی کرنے کے ہیں، یہ میرے فرائض اللہ تعالیٰ کے ہیں، یہ میرے فرائض ماں باپ کی respect کے ہیں، یہ فرائض میرے بہن بھائیوں سے dealing کے ہیں۔ ہر ایک کے rights ہیں، ان کو due rights دینے ہیں اور جو تمہاری due responsibilities ہیں، ان کو ادا کرنا ہے۔

(https://www.alfazl.com/۱۲۱۳۹۴/۲۴/۰۴/۲۰۲۵/)

خلافت سے وابستہ ہے دیں کا غلبہ
فتوحات کا کارواں ہے خلافت
ہمیں جاں سے پیارا ہے مسرور آقا
ہمارے لئے جانِ جاں ہے خلافت

(وفا کے قرینے صفحہ 474)

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415

AL-BADAR

STEEL & ROLLING SHUTTERS

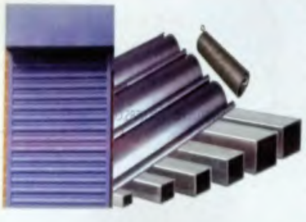

ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.

Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK

TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

بزم اطفال

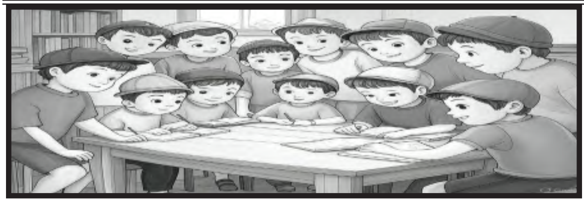

ایک دلچسپ مکالمہ

رات کا وقت ہے۔ اباجان صوفے پر بیٹھے تسبیح پڑھ رہے ہیں، بیٹا کتاب بند کر کے ان کے قریب آتا ہے)

بیٹا: اباجان! تھوڑی دیر بات کرنی ہے...

اباجان (مسکرا کر): جی بیٹا، ضرور! آؤ بیٹھو میرے پاس۔ کیا سوچا ہے آج دل میں؟

بیٹا: آج جماعت میں اطفال الاحمدیہ کا پروگرام ہوا تھا۔ بہت مزا آیا۔ لیکن میرے ذہن میں سوال آیا کہ یہ مجلس اطفال الاحمدیہ آخر ہے کیا؟ اور ہمیں اس کی ضرورت کیوں ہے؟

اباجان: واہ بھئی! تم تو بڑے سنجیدہ سوال کرنے لگے ہو! یہ بہت اچھا ہے کہ تم دین کے بارے میں جاننا چاہتے ہو۔

بیٹا: شکریہ اباجان! آپ ہمیشہ اتنی پیار سے سمجھاتے ہیں، اس لیے سب سے پہلے آپ ہی سے پوچھا۔

اباجان (نرمی سے): بیٹا! مجلس اطفال الاحمدیہ جماعت احمدیہ کی وہ شاخ ہے جو خاص بچوں یعنی 7 سے 15 سال کی عمر کے لڑکوں کے لیے بنائی گئی ہے۔

بیٹا: لیکن جماعت تو ہم سب کی ہوتی ہے نا؟ پھر ہمیں الگ کیوں کیا گیا؟

اباجان: بہت خوب! بات دراصل یہ ہے کہ بچے بڑوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے ننھے پودوں کو نرم مٹی، الگ پانی اور خاص دیکھ بھال چاہئے ہوتی ہے، ویسے ہی تم جیسے بچوں کو بھی خاص تربیت، سیکھنے کا انداز اور دوستانہ ماحول چاہیے ہوتا ہے۔ اسی لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1940ء میں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم فرمائی تاکہ بچپن سے ہی بچوں کو دین سکھایا جاسکے۔

بیٹا: تو اس مجلس کا کام کیا ہے؟

اباجان: اس کا کام بچوں کی تربیت کرنا ہے مثلاً تمہیں نماز کی پابندی سکھائی جائے، قرآن کریم کی تلاوت، اسلامی آداب، بڑوں کا احترام، چھوٹوں سے شفقت، سچ بولنا، وقت کی پابندی، اور سب سے بڑھ کر جماعت سے محبت!

بیٹا: کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچوں کے لیے کچھ فرمایا تھا؟

اباجان: جی ہاں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ "ہمارے وہ نوجوان جنہوں نے ہمیں قبول کیا ہے، وہ ایسے ہوں کہ اسلام کا جھنڈا دنیا میں گاڑ سکیں۔

بیٹا: یعنی ہمیں اسلام کا علمبردار بننا ہے؟

اباجان: بالکل بیٹا! اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا: "اطفال ہمارا مستقبل ہیں، انہیں ہم نے دین کے مجاہد بنانا ہے!" یہی وجہ ہے کہ ہر بچے کو اطفال میں شامل ہو کر تربیت حاصل کرنی چاہیے۔

بیٹا (جوش سے): تو کیا میں بھی خلیفہ وقت کا مجاہد بن سکتا ہوں؟

اباجان (محبت سے): ان شاءاللہ! جب تم نیک بنو گے، خدمت دین کرو گے، دل میں اللہ اور خلافت کی محبت ہوگی، اور جب تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے... تو تم واقعی اللہ کے مجاہد بن جاؤ گے!

بیٹا: اباجان! آج مجھے سچ میں لگ رہا ہے کہ مجھے کچھ بڑا کرنا ہے... میں سچا احمدی بننا چاہتا ہوں۔

اباجان: یہی جذبہ چاہیے بیٹا! یاد رکھو، مجلس اطفال صرف کوئی تنظیم نہیں، بلکہ ایک تربیتی سفر ہے... جو تمہیں ایک عام بچے سے ایک باعمل، نیک اور سچا خادمِ دین بناتا ہے۔

بیٹا: اباجان! کل سے میں ہر نماز وقت پر پڑھوں گا۔ اطفال کے اجلاس بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اور اپنے دوستوں کو بھی شامل ہونے کے لیے کہوں گا۔

اباجان (آنکھوں میں آنسو، مسکرا کر): اللہ تمہیں دین کا خادم بنائے۔

HEALTH & FITNESS CORNER

Mental Health: How Can I Be Happy?

Happiness is a journey, not a constant state. The Holy Quran offers profound guidance on finding inner peace and tranquility, especially during life's challenges.

Faith as a Source of Peace

When faced with loss or hardship, our hearts may ache, but true peace comes from faith. As the Quran says, "Surely in Allah's remembrance do the hearts find peace" (13:29). Engaging in acts of worship like Salat, paying Zakat, and seeking knowledge can strengthen our connection with Allah and provide solace. Even a brief visit to the mosque can foster a sense of belonging and community.

Combating Boredom and Finding Purpose

Boredom can lead to unhappiness. Staying active and engaged is key. Consider dedicating more time to studies, exploring new job opportunities, volunteering, or spending quality time with loved ones. Physical activities such as yoga, hiking, swimming, or sports can alleviate stress and improve mood. Engaging in creative hobbies like painting, cooking, or drawing can also uplift your spirits.

The Power of Positivity and Gratitude

A positive outlook can transform your day. The Quran emphasizes gratitude:

"If you are grateful, I will, surely, bestow more favours on you" (14:8)

Recognizing and appreciating Allah's blessings, even in small things, can shift your perspective and bring contentment.

Expressing Emotions and Seeking Support

It's okay to feel down at times. Sharing your feelings with a trusted friend or writing in a journal can be therapeutic. Maintaining a gratitude journal helps you focus on positive aspects of life. Remember, everyone faces struggles; you're not alone.

Seeking Professional Help

If feelings of sadness persist, it may be a sign of clinical depression. Seeking help from a mental health professional is a courageous step toward healing. Online platforms can connect you with therapists in your area.

Remember, happiness is a journey of self-discovery, faith, and connection. By nurturing your mind, body, and spirit, you can find lasting peace and joy.

Humanitarian Effort by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat: Free Eye Care Camp at Noor Hospital Qadian

On 20th April, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat organized a free eye camp at Noor Hospital, Qadian, offering eye check-ups, treatment, medication, and surgeries. A team of specialists, including doctors from Amritsar, served patients with dedication.

Announced in over 50 villages, the camp drew patients from various areas.

Alhamdulillah, the event was beneficial for mankind, providing much-needed medical assistance to those in need. In an inaugral Session Speakers expressed gratitude to Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and the hospital for their humanitarian efforts, highlighting the camp's significant impact and its reflection of true Islamic service.

ادارۃ مشکوٰۃ قادیان

مشکوٰۃ مجلس خدام الاحمدیہ کا اپنا رسالہ اور ترجمان ہے جس میں احباب مختلف مواقع کی مناسبت سے مضامین ارسال فرماتے ہیں۔ ادارہ مشکوٰۃ تمام لکھنے والوں کا ممنون ہے۔آئندہ چند ماہ میں آنے والے چند اہم مواقع حسبِ ذیل ہیں:

- سالانہ اجتماعات
- جلسہ سالانہ

ان کے علاوہ ذاتی تجربات و مشاہدات، اپنے پیاروں کا ذکر خیر، اہم مواقع کی رپورٹس وغیرہ۔ مضمون نگار احباب سے درخواست ہے کہ ایسے مضامین جو خاص مواقع سے متعلق ہوں، مذکورہ دن سے کم از کم ڈیڑھ ماہ قبل mishkatqadian@gmail.com پر بھجوائے جائیں تا کہ انہیں واجبی کارروائی کے بعد بسہولت شاملِ اشاعت کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیٹر مشکوٰۃ)

REPORTS
From across India

ملکی رپورٹس

Nationwide Hafta Atfal & Summer Camps Held Under Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

During the month of April 2025, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat organized Hafta Atfal and Summer Camps in various Jama'ats across the country. These included Asnoor, Nasirabad, Bhubaneswar, Yadgir, Shimoga, Mahmoodabad, Qadian, and several others.

The programs were designed to nurture the moral and spiritual development of Atfal through interactive sessions, physical activities, and religious education. Children participated enthusiastically, benefiting from lessons on discipline, Islamic teachings, and community values.

Alhamdulillah, these events were a great success, helping to inspire and strengthen the younger generation across the nation.

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat Sports Events Encourage Teamwork and Healthy Competition

By the great blessings of Allah, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Kozhikode Wayanad Zila successfully conducted the Masroor Cricket Tournament on 20th April 2025. Alhamdulillah, the event witnessed active participation from various local teams, and MKA Mathottam emerged as the winners. The tournament fostered brotherhood, teamwork, and a healthy competitive spirit among Khuddam.

- Similarly, on 25th April 2025, a Floodlight Cricket Tournament was organized by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Mahmoodabad, Odisha. The unique night-time format added enthusiasm and energy to the event, drawing in participation from Khuddam with great excitement.

These sports events not only promoted physical fitness but also strengthened the bonds of unity and brotherhood within the Majlis.

Scientists reveal how a sneaky DNA element enters our cell, behaves like a virus

Viruses are known to take over our cells to make copies of themselves. Surprisingly, a segment of our own DNA, known as LINE-1, employs a similar strategy. These elements, also called retrotransposons, make up about 17% of our genome and can copy and insert themselves into new DNA regions.

Recent research led by Dr. Liam Holt at NYU Langone Health has uncovered how LINE-1 infiltrates the cell nucleus during division—a time when the nucleus briefly opens. LINE-1 exploits this opportunity by sending in RNA and a protein called ORF1p. These components form condensates—dense, gel-like clusters—that attach to specific DNA regions, allowing LINE-1 to evade the cell's defenses and replicate.

The study highlights that the formation of these condensates is finely tuned: the amount of ORF1p and RNA determines how effectively they bind to DNA. Mutations that disrupt this balance can halt LINE-1 replication, suggesting that the cell has mechanisms to control its activity.

Understanding LINE-1's behavior is crucial, as its unchecked activity can lead to genomic instability, contributing to conditions like cancer, neurological disorders, and aging. This research provides insights into how our DNA can change and how we might intervene to maintain its integrity.

https://www.indiatoday.in/science/story/scientists-reveal-how-a-sneaky-dna-element-enters-our-cell-behaves-like-a-virus-2720409-2025-05-06

continues to grow, spiritually and physically, because it is not powered by politics—it is powered by prayer and divine will.

Under Khilafat, the Ahmadiyya Muslim Community has become one of the most organized, peaceful religious movements in the world. Across more than 200 nations, Ahmadis speak dozens of languages, come from various cultures, and live in vastly different conditions—but they all pledge allegiance to one spiritual leader.

This unity is not forced. It's not political. It is spiritual love and loyalty. The Khalifa of the time is not a ruler; he is a father, a mentor, a guide. He doesn't govern with laws—he governs with love, prayers, and divine insight.

This is why no matter where an Ahmadi lives—be it Ghana, Indonesia, the UK, or Pakistan—they feel emotionally and spiritually connected to Khilafat. That connection is the real strength behind the global peace and discipline of the community.

One of the clearest signs of divine peace is how the Khilafat responds in times of chaos.When nations are torn apart by war, Khilafat calls for peace.

When the world is gripped by fear or despair, Khilafat offers hope.When Muslims are stereotyped or misunderstood, Khilafat shows the world Islam's true face—of compassion, tolerance, and justice.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba), the Fifth Khalifa, has spoken at parliaments and global peace forums, urging world leaders to abandon injustice and serve humanity. He doesn't speak as a politician. He speaks as a servant of God. His words reflect the very peace that Khilafat stands for.

Khilafat day is a day of responsibility. Loyalty to Khilafat isn't passive. It demands action. It means spreading peace in our communities, serving humanity without discrimination, and living lives of honesty and prayer. It means praying for the Khalifa, supporting his mission, and embodying the values he teaches.

As the world becomes more fractured—divided by politics, violence, and greed—the Khilafat continues to shine like a lighthouse. It calls all people, not just Ahmadis, toward unity, faith, and service.And that's why Khilafat Day isn't about the past. It's about the future.It's a renewal of a promise: that divine peace is real, and it is here, through Khilafat.

Day of Khilafat
27 MAY
THE DAWN OF GOD'S DIVINE PEACE

Khaleeq Ahmad - Jamia Ahmadiyya Qadian

Every year on 27th May, Ahmadis around the world pause—not just to reflect, but to renew. To remember—not just history, but a living promise. Khilafat Day is more than a day on the calendar; it is a symbol of a community's bond with divine guidance. It is the celebration of God fulfilling His promise to believers: to raise among them successors who lead with justice, bring peace in times of chaos, and keep the spiritual flame alive in a darkening world.

When Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (peace be upon him), the Promised Messiah and Mahdi, passed away on 26 May 1908, his followers were shaken. The man who had revived Islam's true spirit, who had drawn people back to the living God, was no longer among them. To many outsiders, this could have been the end of his mission.

But within 24 hours, the world saw something remarkable.

On 27th May 1908, the community gathered and unanimously elected Hazrat Hakim Maulana Noor-ud-Din (may Allah be pleased with him) as the first Khalifatul Masih. It wasn't just a vote. It was a spiritual transformation. This moment, guided entirely by prayer and divine wisdom, proved that the movement was not just a collection of followers—it was a living system rooted in God's plan.

Khilafat is not a political institution. It is a spiritual continuity, explicitly promised in the Holy Quran:

"Allah has promised to those among you who believe and do good works that He will surely make them Successors in the earth, as He made Successors among those who were before them…"

(Surah Al-Nur, Ch.24: V.56)

This is not a historical promise—it is an ongoing reality. The Ahmadiyya Khilafat is its living proof. It has endured global shifts, religious hostility, and even exile. Yet it

speaks boldly against exploitation, oppression, and inequality—whether in conflict zones or international politics. Huzoor warns:

"If there is a nuclear war, we will not only be destroying the world today but we will also be leaving behind a lasting trail of destruction and misery for our future generations."

(Keynote address at the 16th National Peace Symposium, March 9, 2019)

This moral clarity is a crucial voice in today's chaotic world. Khilafat urges global leaders to look beyond national interest and adopt a principle-based approach to foreign policy and governance.

As Islam continues to be misrepresented, Khilafat offers a clear and consistent definition:

"The literal meaning of the word 'Islam' is peace, love, and harmony, and all of its teachings are based upon these noble values."

(Inauguration speech Masroor Mosque in Manassas, Virginia, USA. 3rd November, 2018)

Through Khilafat, the Ahmadiyya Community works to spread this true face of Islam—not through confrontation, but through service, education, and outreach. Khilafat is built on compassion. Huzoor said:

"Stand ever ready to wipe away the tears of those who are in distress or hurting in any way."

(Humanity First International Conference, October 31, 2021)

He once revealed:

"Before sleeping at night there is no country of the world that I do not visit in my imagination and no Ahmadi for whom I do not pray…"

(Friday Sermon, 6 June 2014)

This personal level of responsibility and care is unmatched in global leadership. It is leadership through love.

In contrast to the power struggles of our time, Khilafat offers a leadership model based on humility, justice, and compassion. It unites people across divides, promotes peace over politics, and leads with heart over hierarchy.

Khilafat is not a relic of history—it is a living remedy. In the hands of the Ahmadiyya Jamaat, it continues to transform fear into peace and conflict into connection. For a world in crisis, it is not just a hope—it is a solution.

KHILAFAT
A Remedy for Global Conflicts

Fuaad Ahmad Teacher Jamia Ahmadiyya

In a world plagued by division, injustice, and mistrust, the institution of Khilafat offers a spiritual and practical remedy to global conflicts. While governments and organizations struggle to resolve unrest through political strategies and economic deals, Khilafat provides a deeper solution rooted in moral leadership, unity, and peace.

Khilafat, or Caliphate, as understood and practiced by the Ahmadiyya jamaat is not a political system. It is a divinely guided institution that emerged after the demise of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), continuing his mission of spiritual and moral reform.Hazrat Mirza Masroor Ahmad(May Allah be his Helper), leads millions of followers not through force or fear, but through love, service, and example.

He has said:

"Whilst worldly leaders have secular goals, the purpose of Khilafat is to draw the attention of all people towards fulfilling each other's rights… and Khilafat makes every effort to peacefully establish the Unity of God in the world."

(Friday Sermon, 6th June 2014)

This type of leadership is rare—one that elevates values over power and unity over division.

The global misunderstanding of Islam has contributed to fear, especially in the West. But Khilafat has actively dispelled such misconceptions through its consistent message of peace.

Sectarianism, nationalism, and political rivalries continue to divide the Muslim world. Khilafat offers a unifying force that calls all Muslims to:

"hold fast, all together, by the rope of Allah."

(Chapter 3 verse 104)

Under Khilafat, the Ahmadiyya Jamaat has remained united across nations, races, and languages—living proof that unity is achievable through spiritual leadership.

Peace cannot exist without justice. Khilafat

unity of the Jamaat. His decisions and tireless work revolve around the welfare of the community. His leadership is driven by vision, prayer, and a passion for service.

Humility and Compassion

In his private life, Huzoor (aba) is a model of humility and compassion. He observes etiquette rooted in the teachings of Islam—such as seeking permission before entering rooms—and shows sincere care in his interactions.

"Out of his busy schedule, though relatively less than before, yet he still takes time out for his family. At breakfast, he enquires about members of the household, the needs of the house, and whatever is needed at home, he arranges for that to be done. Huzoor(aba) remains occupied in his office all day, but in the evenings, he takes out time for his family and has tea with us – our children also get the chance to spend a few moments with Huzoor(aba). In this short period of time, Huzoor(aba) listens to what the children have to say and affectionately talks to them. If anyone is unwell at home, Huzoor(aba) attends to them." (Al Hakam – 24th May 2019)

Love for Nature: Planting and Gardening

Huzoor (aba) finds joy in gardening—an activity he has continued even after assuming Khilafat. It not only reflects his love for nature but symbolizes the nurturing spirit with which he leads the Jamaat

"The simple lifestyle in the home he had prior to Khilafat is still present now. He did not let his routine be affected in any way. He never criticises the food he eats, and he absolutely dislikes wastage of food. It was after he was appointed as the Khalifa that once I became extremely ill, and I was suffering from a severe migraine. Huzur first prepared breakfast for me, and then after making his own breakfast he went to the office. Even now, despite his extremely busy schedule he still manages to plant flowers, prune the plants and do other such tasks.

I conclude with this prayer that may God Almighty enable me and my future progeny to always remain loyal servants to Khilafat, and to remain helpers of the Khalifa of the time in fulfilling the mission of the Promised Messiahas. May Huzur's life and health be filled with immense blessings, and may the Community continue to reach newer heights of progress under his great leadership."

(Al Hakam – 27th April 2018)

An Exemplary Life

The Daily Routine and Character of Hazrat Khalifatul Masih V (aba)

Laeeq Ahmad Nailk Murabbi Silsila

Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba), the Fifth Successor to the Promised Messiah (as), leads a life deeply rooted in spirituality, humility, and unwavering dedication to the Ahmadiyya Muslim Community. Despite the enormous responsibilities of Khilafat, Huzoor (aba) maintains a disciplined and simple lifestyle that exemplifies balance, devotion, and moral integrity. His daily routine serves as a powerful model of Islamic values in practice, inspiring millions around the world.

Salat: A Life Centered Around Prayer

"One of the most important things in Huzoor's life has always been the observance of prayer, and especially during Jalsa, despite his own extremely busy schedule, this is something that he inculcates in his family as well. During the days of Jalsa, every day, Huzoor[aa] himself comes to each room at home to make sure that we had woken up for Fajr.

In terms of salat, we should also keep in mind that Huzoor's day always starts much before dawn, when it is time for Tahajjud, followed by him reading a part of the Quran before Fajr – this is no different during Jalsa. There is also the leading of the five daily prayers, and despite other work that may sometimes have to be done, Huzoor's main concern is always that salat is offered on time." (Al Hakam – 5th August 2022)

Simple Lifestyle Amid Great Responsibility

Despite leading a global community, Huzoor (aba) continues to live modestly. According to The Review of Religions, he avoids extravagance and finds contentment in simplicity. His lifestyle mirrors the humility taught by the Holy Prophet Muhammad (sa), setting an example for others.

"Huzur (aba) – An Exemplary Husband" (Review of Religions – 27th April 2018) By Hazrat Syeda Amatul Sabooh Begum Sahiba, respected wife of Hazrat Khalifatul Masih V (aba) (Originally published in Urdu in 2008; translated for Khilafat Day 2018)

Dedication to Jamaat Progress

At the heart of Huzoor's (aba) daily efforts lies a deep concern for the progress and

Standing Up for the Oppressed

His Holiness(aba) said that in 1947, while responding to those who took issue with Ahmadis supporting Pakistan, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) delivered a speech in which he highlighted the need to support the oppressed. He said no matter the repercussions, we must support those who are wronged and oppressed. His Holiness(aba) said that at that time, the Muslims were being oppressed and needed help, and thus Hazrat Musleh Mau'ud(ra) said that as Ahmadis, we must support the Muslim cause.

His Holiness(aba) said that Hazrat Musleh Mau'ud(ra) also delivered a lecture about the future of Pakistan in 1947 in Lahore. In his address, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) covered a number of different aspects by which Pakistan could realise success. He spoke about the sort of laws that should be established in Pakistan and the ways in which the laws of Pakistan should reflect Islamic teachings. He highlighted the fact that Islamic law does not require those of other faiths to adopt Islam, rather under Islamic law, they are free to exercise and practise their own religion. His Holiness(aba) highlighted various other instances in which Hazrat Musleh Mau'ud(ra) spoke about the ways for Pakistan to realise success in the future.

His Holiness(aba) said that Hazrat Musleh Mau'ud(ra) also wrote about warfare, one example of which is Russia and the Current War. This was about Russia entering Poland during the Second World War. He wrote about the reasons for Russia's actions and the possible implications while also giving advice for what should be done moving forward.

His Holiness(aba) said that Hazrat Musleh Mau'ud's(ra) religious writings are a wealth of knowledge, such as Tafsir-e-Kabir, the Grand Exegesis, and his commentary on the Holy Qur'an. It currently encompasses 15 volumes and with the possible addition of further notes, it is possible that this may expand to 30 volumes as the notes are 30,000 pages.

His Holiness(aba) said that in every way, Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad(ra) was a fulfilment of the prophecy vouchsafed to the Promised Messiah(as). His Holiness(aba) said that he had given a few examples of Hazrat Musleh Mau'ud's(ra) works, which everyone should read and benefit from. Given today's climate we can still benefit from his writings.

Summary prepared by The Review of Religions

that if the Muslims could not unite, it should be clear that the disunity would not be due to Islam but because of the people and their own egos. His Holiness(aba) said that this is something which the Muslims today must take heed of.

Providing Solutions to Political Situation in India

His Holiness(aba) said that there was an event held called the Roundtable Conference. The purpose of the conference was for different British and Indian representatives to come together and discuss the political progress of India. When it came to Muslim representatives, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) urged Muslims to abandon all differences and come together and select such people who could properly represent and work towards a prosperous political future for India. While making observations about the political landscape of India, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) also spoke about the importance of the rights of Muslims not being overlooked. He also presented sound solutions for the political issues facing India. These were all presented at the Roundtable Conference, and for the first time, Muslims were able to present their side as a united front which had a positive impact on the British. This book, The Solution to India's Political Issues, which was written by Hazrat Musleh Mau'ud(ra), was very positively received and lauded both in India and Britain. His Holiness(aba) presented the reviews and comments of some people who read the book in Britain and were positively impacted, as well as various reviews from within India as well. All of these reviews reflected astonishment at the proficiency with which Hazrat Musleh Mau'ud(ra) presented solutions to political matters after presenting very accurate analysis and observations.

His Holiness(aba) said that Hazrat Musleh Mau'ud(ra) also wrote about world peace and how to address the current unrest in the world. He delivered a speech on world peace in 1946 in Delhi, which was attended by hundreds of non-Muslims. A newspaper in Delhi reviewed this speech and said that Hazrat Musleh Mau'ud(ra) spoke about this matter, highlighting that it is not political rather, world peace has more to do with morality. The unrest in the world can come to an end if people start paying regard to the sentiments of others and that a global spirit of brotherhood must be established.

not possible to properly cover the scope of Hazrat Musleh Mau'ud's(ra) works in such a limited time, he would provide some examples as an introduction, particularly of those works of his which are less commonly known.

Advice to Turkey to Regain its Footing

His Holiness(aba) said that in 1919, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) wrote, The Future of Turkey and the Responsibility of Muslims. At a time when the Turkish government was in peril, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) gave advice saying that beyond making speeches or relying on publishing advertisements or tracts, Turkey must strive to make efforts to regain its footing, keeping in mind that it is an intellectual era where everyone demands reason and logic. His Holiness(aba) said that the Muslim world must remain mindful of this today more than ever before. He advised that Muslims should repent for their mistakes and learn the true teachings of Islam. If they have not propagated for the sake of the faith and have not presented God's religion before the world, then Hazrat Musleh Mau'ud(ra) said that at least at a time when they must save themselves Turkey should take heed and begin doing so. He said their survival and the true teachings of Islam were intertwined.

Efforts to Unite the Muslim World

His Holiness(aba) said that on the occasion of the All Parties Conferences, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) prepared a pamphlet in 1925 to be presented at the conference, titled An Observation. In the pamphlet, first, he presented the religious and political aspects of Islam. He said that from a political standpoint, a Muslim must deal with all others, whether they be Christian, Hindu or Sikh, in a manner that makes it evident that the Muslims are united, and they should seek equal benefit for all. By not understanding this, Muslims would fall into a state of peril and would only come to realise when it is too late. He advised all Muslim sects that when it comes to political matters, they must all become united; otherwise, if they ostracise a people, then how can it be expected that they will not turn towards other nations? He then also presented various guidance for the progress of Islam and its propagation as well as academic and secular success. He also spoke about a Muslim bank which, if it could be established without the use of interest, then the Ahmadiyya Community would also be party to it. He gave advice to Muslims regarding becoming independent in establishing their own businesses. He urged the Muslim world to unite, saying

Musleh Maud: The Prophecy and The Man

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 21st February 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

'The Promised Reformer & His Role in Establishing World Peace'

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that yesterday, 20th February, is known in the Ahmadiyya Muslim Community as the day commemorating the prophecy of Musleh Mau'ud, the Promised Reformer.

Significance of 20th February

His Holiness(aba) said that this prophecy made by the Promised Messiah(as) foretold the birth and characteristics of a son. This prophecy was published on 20th February. A portion of the prophecy was, 'He will be extremely intelligent and understanding' and 'he will be filled with secular and spiritual knowledge.' Accordingly, Allah the Almighty granted the Promised Messiah(as) a son who possessed these qualities. His name was Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad(ra), also known as Musleh Mau'ud, the Promised Reformer.

His Holiness(aba) said that in accordance with the words of the prophecy, God Almighty Himself bestowed knowledge upon Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad(ra). By worldly standards, he did not have an education beyond the primary level, if that. Though he would attend school, Hazrat Musleh Mau'ud(ra) himself has said that he would be unable to pass his exams. However, Allah the Almighty would go on to take such service from him in the fields of academics, organisation, administration and others that even the most learned by worldly standards seem to be nothing more than children in comparison to him.

His Holiness(aba) said that Hazrat Musleh Mau'ud(ra) delivered countless speeches and wrote dissertations on a plethora of topics on both worldly and religious topics. He delivered speeches and wrote about politics, history, society, economics, warfare, science and more. His proficiency in these topics would leave people astounded. Many of his speeches would be delivered before non-Ahmadi audiences.

His Holiness(aba) said that though it is

مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کشمیر کی طرف سے منعقدہ بلڈ ڈونیشن کیمپ کی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ اُڈیشہ کے خدام کی مرکزی نمائندگان کے ہمراہ میٹنگ کی تصویر

سالانہ جلسہ اُڈیشہ 2025ء میں کیرنگ و محمود آباد کے خدام کی ایک یادگار تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کشمیر کی طرف سے پروگرام کلو اجمیعاً کا انعقاد

مجلس اطفال الاحمدیہ کوریل کشمیر کے ہفتہ اطفال کی تقریب کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے پکنک پروگرام کی ایک تصویر

مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کی طرف سے منعقدہ ہفتہ اطفال کی تقریب کی ایک تصور

مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن کشمیر کے خدام کی وقارِ عمل میں حصہ لیتے ہوئے چند تصاویر

Volume 8 May 2025 CE Issue 5

Monthly MISHKAT Qadian

Follow Us on Social Media

Let's Get Connected for Our Latest News & Updates

www.khuddam.in

@mka.india

@mkaindia

+91 73475 71938

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Published on 15th May 2025

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-046/2024-26

Annual Subscription: $220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com